Balochistan Consortium for Professional Development

(BCPD)

بلوچستان کنسورشیم برائے پیشہ ورانہ ترقی

تربیتی مواد

برائے

بارہ روزہ تربیتی ورکشاپ برائے
پرائمری سکول اساتذہ

تعاون:

ایجوکیشن سیکٹر ریفارم اسسٹنس(ESRA)

USAID

تعارف

یہ ایک حقیقت ہے کہ بچوں کی مؤثر تعلیم وتربیت کے عمل میں استاد ایک مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ لیکن تعلیم و تربیت کے اس مقصد کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں جب تک استاد بذات خود صحیح پیشہ ورانہ تربیت سے آراستہ نہ ہو۔ کیونکہ چھوٹے بچوں کو پڑھانا، ان کا ذہنی و معاشرتی نشو نماء کرنا، ان کو مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار کرنا استاد کی معیاری پیشہ ورانہ تربیت کے بغیر ناممکن ہے۔

اسی مقصد کے پیش نظر بلوچستان کنسور شیم برائے پیشہ ورانہ ترقی نے USAID اور ESRA پروگرام کے تعاون سے اس بارہ روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا ہے۔

اس ورکشاپ میں اساتزہ کی جن پیشہ ورانہ ضروریات کا احاطہ کیا جارہا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں :

ملٹی گریڈ ٹیچنگ، گروپ ورک میں بچوں سے کام کرانا، اور تدریس میں بچوں کو شامل کرنا۔

یہ توقع کی جاتی ہے کہ اساتزہ اس ورکشاپ کی تکمیل کے بعد اس مواد سے بھر پور استفادہ کریں گے اور اس کی مدد سے اپنی درس وتدریس کو مزید مؤثر اور کارآمد بنائیں گے۔

پروفیسر نورالحق پانیزئی

مینٹورنگ پروگرام کوآرڈی نیٹر

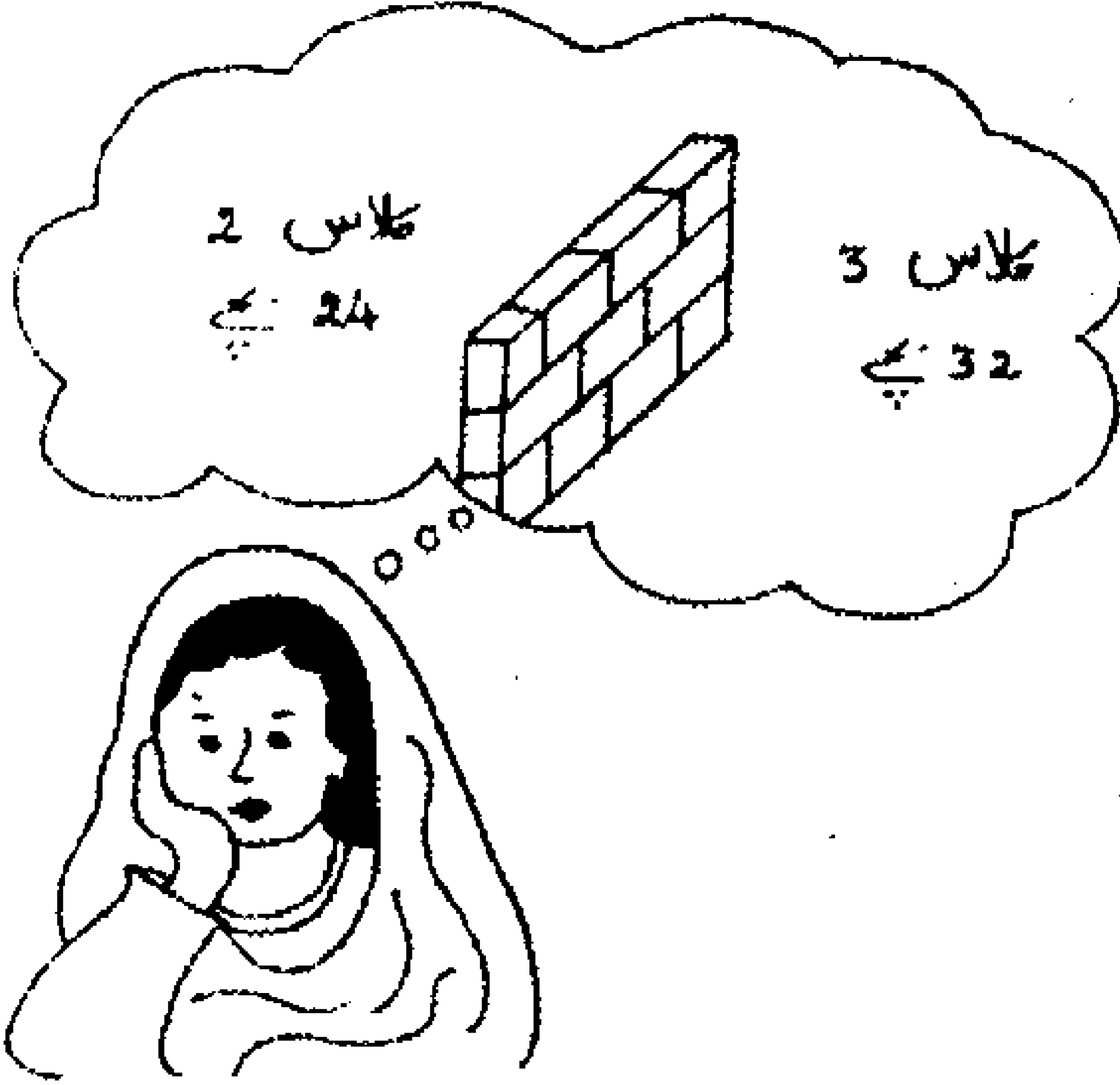
بی سی پی ڈی، کوئٹہ

ملٹی گریڈ کا تصور

سیکھنے کے مقاصد

اس باب کو پڑھنے کے بعد آپ پر کلاس روم میں ملٹی گریڈ تنظیم و تدریس کا تصور واضح ہو جائے گا. آپ ملٹی گریڈ تدریس کی مہارتوں کے استعمال سے متعارف ہو جائیں گے اور ایک ملٹی گریڈ کلاس کو کامیابی سے پڑھانے کے لیے درکار مہارتوں کے بارے میں بھی سیکھیں گے اور اس سے آپ کے ذہنوں میں پائے جانے والے بہت سے تصورات واضح ہو جائیں گے.

ملٹی گریڈ کا تصور



"ملٹی گریڈ" ایک اصطلاح کے طور پر کئی سالوں سے استعمال کی جا رہی ہے اور پرائمری اساتذہ کے مابین بہت سے "تصورات" فروغ پا چکے ہیں۔ تاہم ان میں بہت سے تصورات دراصل غلط خیال پر مبنی ہیں جن کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ اُستاد کے لیے بہت اہم ہے کہ وہ صحیح طور پر یہ سمجھے کہ ملٹی گریڈ تنظیم اور تدریس میں کیا باتیں شامل ہیں اور اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ اسے اپنانے کے بہت سے فوائد ہیں حتیٰ کہ سنگل گریڈ میں بھی اس پر عمل کرنے سے مفید نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

پرائمری اساتذہ نے ملٹی گریڈ تنظیم اور تدریس کے حوالے سے عام طور پر درج ذیل تصورات اپنائے ہوئے ہیں:-

تصور ۱

دو گریڈ کے بچوں کو ایک کلاس روم میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ انہیں ایک اُستاد پڑھاتا ہے۔ دونوں گریڈ کے بچوں کو الگ رکھا جاتا

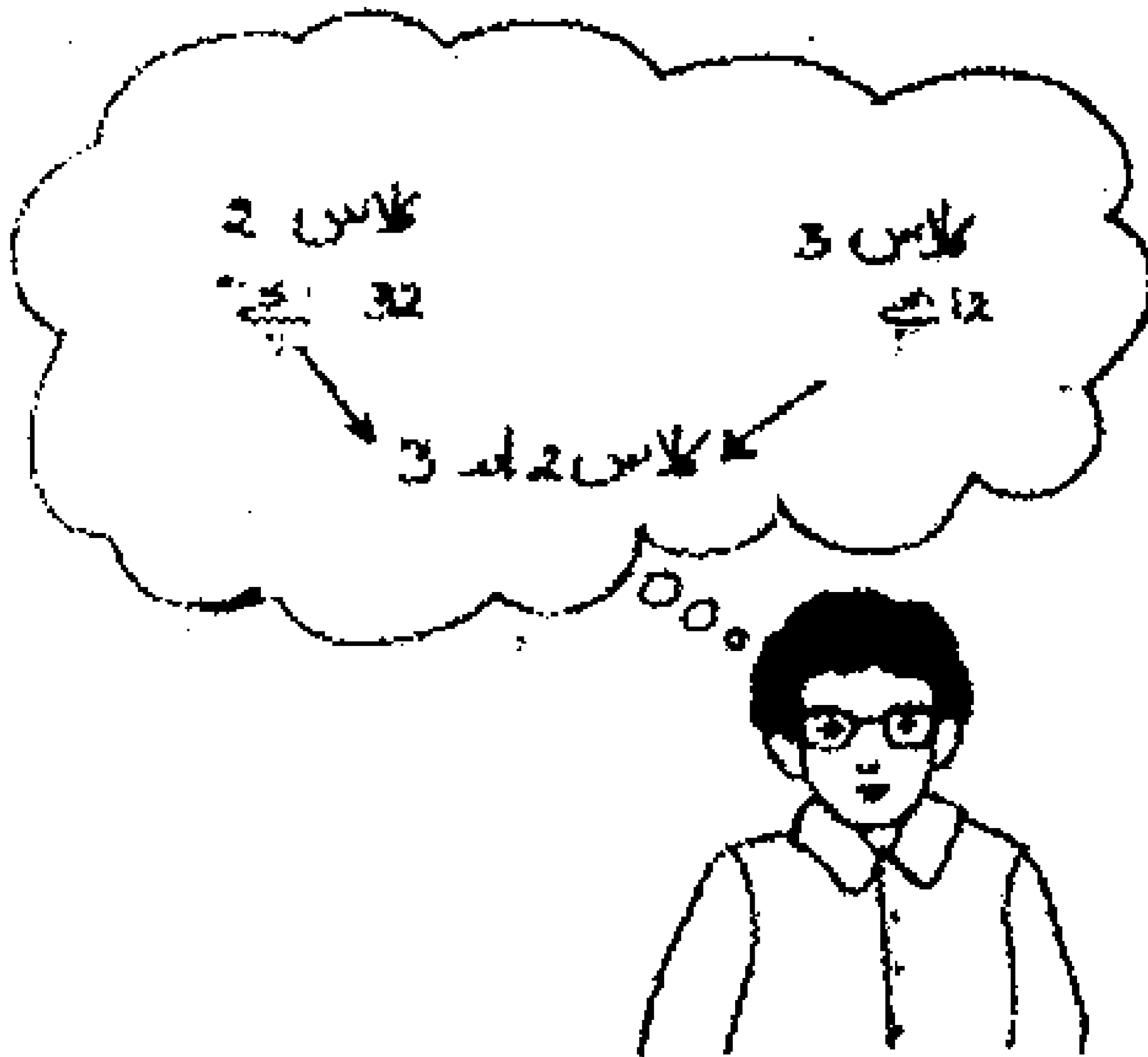
ہے۔ ہر گریڈ کو الگ پڑھایا جاتا ہے اور ہر گریڈ صرف اپنے سلیبس کا احاطہ کرتا ہے۔ دونوں گریڈوں کے طلبہ میں کوئی باہمی تعلیمی تعلق نہیں ہوتا۔

اس تصور کے فوائد اور مشکلات:

فوائد	مشکلات
-- اگر اساتذہ کی کمی ہو تو ایک استاد دوسری کلاس کو بھی پڑھا سکتا ہے۔	-- ایک کلاس روم میں بچوں کی بڑی تعداد طلبہ پر کنٹرول تدریس کو مشکل اور کم موثر بنا دیتی ہے۔
-- اگر کلاس روم کی کمی ہو تو گریڈوں کو اکٹھا کر کے ایک اضافی کلاس روم بنایا جاسکتا ہے۔	-- ہر گریڈ کے لیے مطلوبہ سلیبس کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔
-- جن سکولوں میں کمروں کی کمی ہے وہاں پر سود مند ثابت ہوتا ہے۔	-- مزید بہت سی تدریسی معاونات کو تیار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ (بہت سی دو بار تیار کی جائیں گی)
	-- طلبہ کو بہت کم یا نہ ہونے کے برابر انفرادی توجہ ملتی ہے۔
	-- طلبہ کی مختلف انفرادی قابلیتوں کے لحاظ سے بہت کم یا نہ ہونے کے برابر غور کیا جاتا ہے۔

دو گریڈوں کو بیک وقت پڑھانے کا مذکورہ بالا طریقہ ملٹی گریڈ تدریس نہیں ہے۔ اس طریقہ تدریس میں کام بھی کافی زیادہ کرنا پڑتا ہے اور طلبہ بھی زیادہ استفادہ حاصل نہیں کر پاتے۔ درحقیقت طلبہ اپنے اسباق میں مدد کے لیے اکثر اپنے اساتذہ سے مناسب وقت حاصل نہیں کر پاتے۔

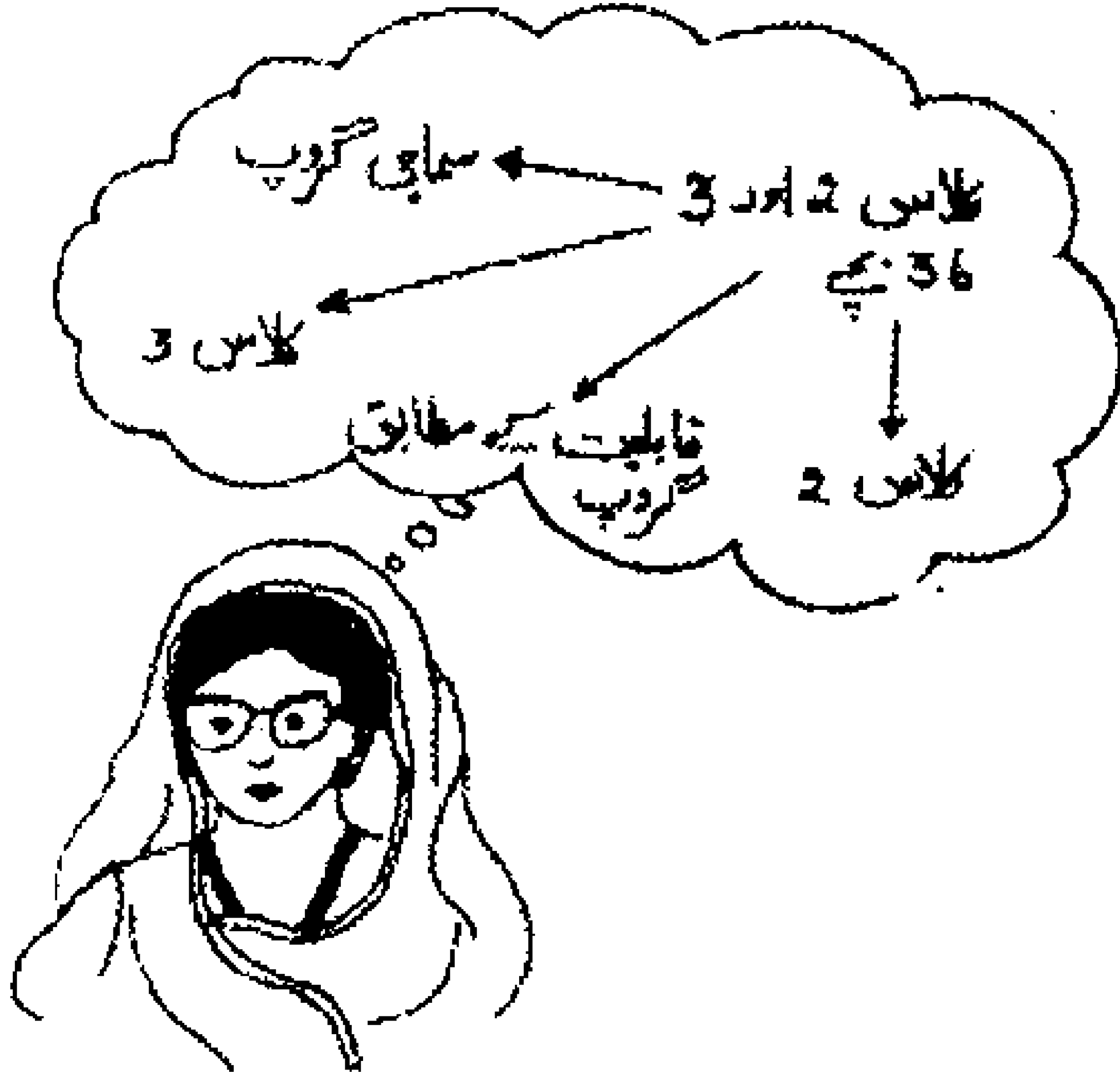
تصور ۲



دو گریڈ کے بچوں کو ایک کلاس روم میں ایک اُستاد پڑھاتا ہے۔ دونوں گریڈوں کو عام طور پر الگ رکھا جاتا ہے اور الگ ہی پڑھایا جاتا ہے اور ہر گریڈ اپنا سلیبس ہی پڑھتا ہے۔ تاہم دونوں گریڈوں کو گانا گانے، آرٹس اور کرافٹ، کھیلوں، کہانی گوئی اور پڑھائی جیسی چند سرگرمیوں کے لیے اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔

یہ بھی بنیادی طور پر سنگل گریڈ تدریس ہے جس میں کلاسوں کو صرف تعلیم کے کچھ غیر رسمی پہلوؤں کے لیے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ یہ بھی ملٹی گریڈ تدریس نہیں ہے۔

تصور ۳



دو گریڈوں کو ایک کلاس روم میں اکٹھا کیا جاتا ہے اور ایک اُستاد پڑھاتا ہے مگر دونوں گریڈوں کو ایک ہی کلاس تصور کیا جاتا ہے۔ سرگرمیاں انفرادی قابلیت کے مطابق یا چھوٹے گروپوں میں کی جاتی ہے جس کا انحصار پڑھائے جانے والے مضمون کے موضوعات پر ہوتا ہے۔ اُستاد پوری کلاس کے ساتھ ایک جیسے موضوعات اور مقاصد کا احاطہ کرتا ہے اور بچے دونوں کلاسوں کے سلیبس کے مطابق سرگرمیاں کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

فوائد

-- بچے اپنی قابلیت کے مطابق سیکھتے ہیں۔
-- بچوں پر انفرادی توجہ دینے کے لیے زیادہ وقت ہوگا۔
-- بچے زیادہ ذمہ دار، خود مختار اور بہتر طرز عمل والے افراد بن جاتے ہیں۔ بڑے بچے اپنے سے چھوٹوں کو پڑھانے میں مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور خود پڑھنا طلبہ کی عادت بن جاتی ہے۔
-- منصوبہ بندی زیادہ آسان ہوتی ہے چونکہ اُستاد ہر بچے کی قابلیت سے بہتر طور پر آگاہ ہوتا ہے۔
-- ایک دفعہ روٹین قائم ہو جائے تو اُستاد کے لیے براہ راست ہدایات دینے اور بچوں کو منظم کرنے کے سلسلے میں تھوڑا کام کرنا پڑتا ہے۔

مشکلات

-- روٹین بنانے اور کام کی عادت ڈالنے کے لیے بہت سا کام کرنا پڑتا ہے تاکہ طالب علموں کو آزادانہ طور پر کام کرنے کی اجازت دی جاسکے۔
-- اُستاد کے لیے مختلف کلاسوں کے تمام مضامین کے متن سے مکمل طور پر واقف ہونا اشد ضروری ہوتا ہے جن کو وہ پڑھا رہا ہوتا ہے۔
-- اُستاد کو زیادہ منظم اور تیار ہونا پڑتا ہے۔
-- زیادہ تدریسی معاونات کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسی طرح ملٹی گریڈ کلاسوں کی تنظیم و تدریس کرنی چاہیے اور اُستاد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دو کلاسوں کے بچوں کو ایک کمرہ میں تعلیم دے۔

ملٹی گریڈ کیا ہے ؟

ملٹی گریڈ طریقہ تدریس میں ایک اُستاد ایک کمرۂ جماعت میں مختلف نصابی اور ہم نصابی سرگرمیاں مختلف گریڈوں کو ایک ساتھ کرواتا ہے۔ اس میں تمام بچے ایک ساتھ مختلف سرگرمیاں کر رہے ہوتے ہیں جو کہ پڑھائے جانے والے گریڈ کے مطابق ہوتی ہے۔

ملٹی گریڈ تدریسی مہارتیں

اکثر سکولوں میں بچوں کی تدریس کے لیے گریڈلیول پر توجہ دی جاتی ہے۔ اساتذہ سلیبس کے موضوعات پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ وہ یہ فرض کر لیتے ہیں کہ تمام بچے یکساں قابلیت کے حامل ہیں اور ایک خاص گریڈ کے لیے راہنمائے اساتذہ میں دیئے گئے مواد کا احاطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں یوں زیادہ تر گریڈ کے مطابق تدریس ہوتی ہے۔ جس میں تمام بچوں کے ساتھ یکساں سطح پر کام کیا جاتا ہے۔ انفرادی طور پر صلاحیتوں کے فرق اور مہارتوں کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

ملٹی گریڈ کلاسوں میں بچوں کو اکثر آزادانہ کام کرنا ہوتا ہے اس لیے زیادہ توجہ بچوں کی انفرادی قابلیت پر مرکوز کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تنظیمی و تدریسی مہارتیں زیادہ اہم ہو جاتی ہیں جہاں دو یا زائد گریڈوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے وہاں گریڈوں کے مختلف لیول کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور بچے اپنی قابلیت کے مطابق بہت سی سرگرمیوں کے لیے کام کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے گریڈلیول کے معیار تک پہنچ جاتے ہیں۔

بچوں کی گروپ بندی ان کی قابلیت کے لحاظ سے ہونی چاہیے۔ بچے تمام مضامین کے لیے مقررہ گروپوں میں نہیں رہتے بلکہ بعض مضامین کے مختلف موضوعات کے لیے مختلف گروپوں میں کام کرتے ہیں پوری کلاس میں تدریس اور سرگرمیوں کی نسبت ملٹی گریڈ میں گروپوں میں تدریس اور سرگرمیوں کا طریقہ کار زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

بچوں کو کلاس روم میں زیادہ ذمہ داری دی جاتی ہے۔ کلاس میں بعض کام استاد اور بچے مل کر کرتے ہیں۔ استاد کلاس میں اپنے کردار کو کیسے دیکھتا ہے اس کے اس رویئے میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جدید فلسفہ تعلیم میں بچوں کو روایتی طریقے، چاک اور بلیک بورڈ کے استعمال سے پڑھانے کی بجائے انہیں سیکھنے میں مدد دینے اور راہنمائی کرنے پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔

ملٹی گریڈ تدریس کی مہارتوں کا استعمال

۱. ایک کلاس کا معیاری سائز

ایک مثالی کلاس میں بچوں کی تعداد (ملٹی گریڈ یا سنگل گریڈ کلاس میں) ۳۵ یا ۳۶ سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔ یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ کسی بھی سنگل گریڈ کلاس میں بچوں کی قابلیت کا ایک دائرہ کار ہوتا ہے جبکہ ملٹی گریڈ کلاس میں طلبہ کی قابلیت کا دائرہ کار دو یا زائد گریڈوں میں پھیلا ہوتا ہے۔ اس لیے ملٹی گریڈ تدریس اور سنگل گریڈ تدریس میں طلبہ کے گریڈوں کے علاوہ کوئی بنیادی فرق نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے ملٹی گریڈ مہارتیں تمام اساتذہ استعمال کر سکتے ہیں۔

۲. بڑی کلاسیں

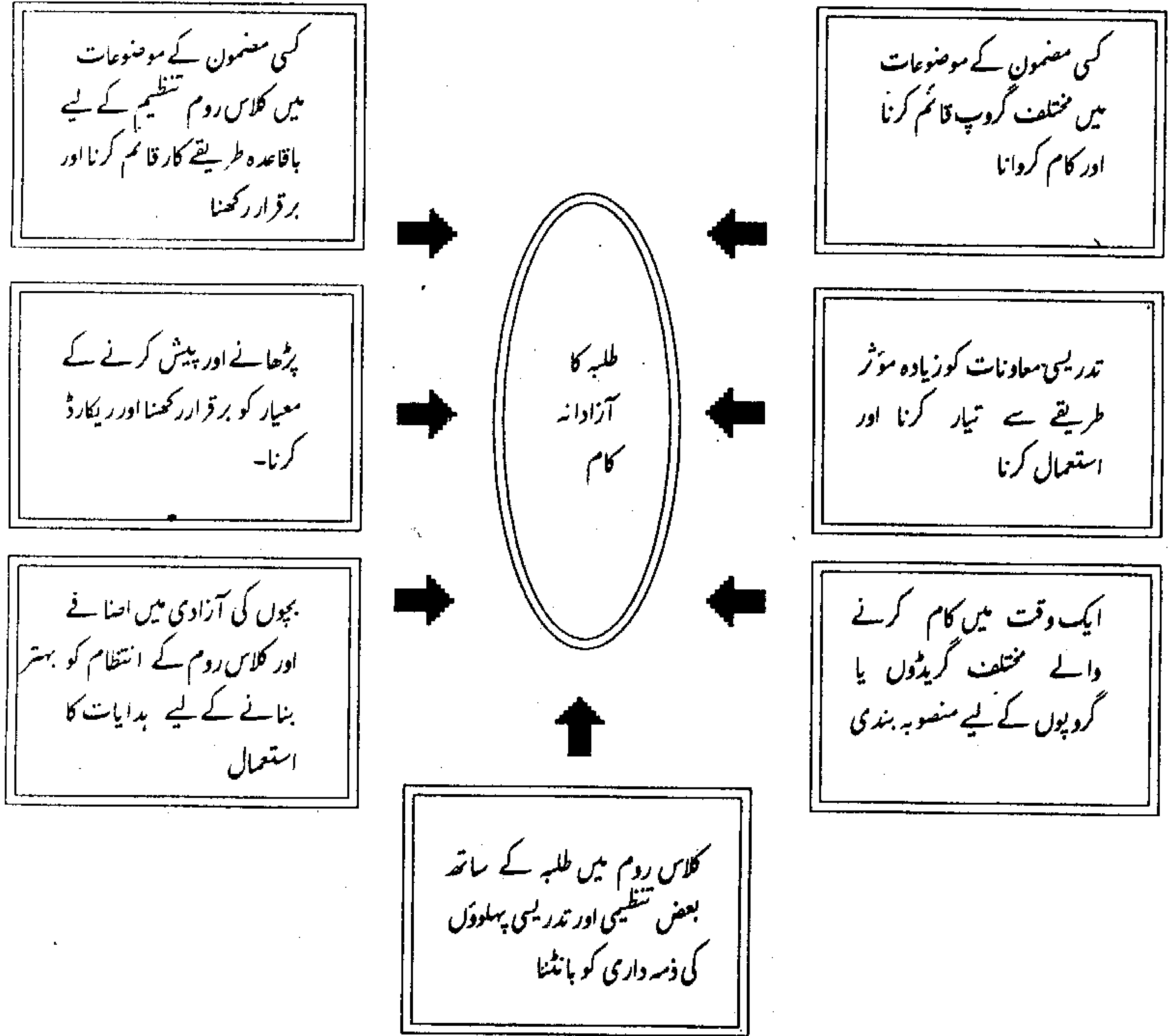
چاہے ملٹی گریڈ کلاس ہو یا سنگل گریڈ کلاس ہو اگر اس میں بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے تو اسے پڑھانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ کلاس روم کا چھوٹا سائز، درس و تدریس کے مواد کی کمی اور بچوں کی بڑی تعداد کسی بھی طریقہ تدریس کو غیر مؤثر بنا دے گی۔ زیادہ تر ملٹی گریڈ تنظیمی و تدریسی مہارتیں بڑی کلاسوں میں بھی سود مند ہوتی ہیں۔ ان کو مخصوص کلاس روم کی صورت حال کے مطابق اپنانا چاہیے۔

بڑی کلاسوں میں بچوں کے مابین ذمہ داریوں کی تقسیم، اسباق کے نمبر لگانے میں بچوں کی شمولیت اور اپنے ساتھیوں کی تدریس جیسی مہارتوں پر زیادہ توجہ دی جانی چاہیے۔

جن مہارتوں کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے

ملٹی گریڈ اور سنگل گریڈ دونوں طرح کی کلاسوں میں اچھی تدریس کی کنجی تنظیم ہے۔ اساتذہ اسباق کی تیاری اور تدریس کے لیے راہنمائے اساتذہ استعمال کرتے ہیں۔ مگر دو یا زائد گریڈوں یا ایک کلاس روم میں مختلف گروپوں کا انتظام کرنے کے لیے خاص تنظیمی و تدریسی مہارتوں میں اضافے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ بچے آزادانہ طور پر کام کرنا سیکھ لیں۔ بچوں کی پڑھائی کا انحصار اساتذہ کی صلاحیت پر ہوتا ہے اور وہی انہیں مددگار، مثبت اور مستقبل میں کچھ بننے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

جن اہم مہارتوں کو اپنانے کی ضرورت ہے



کامیاب ملٹی گریڈ تنظیم و تدریس کے لیے درکار مختلف مہارتوں کا مختلف ابواب میں احاطہ کیا گیا ہے۔ ان کو کلاس روم میں استعمال ہونے والی الگ مہارتوں کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے۔ یہ تمام ایک دوسرے کا حصہ ہیں۔ ہر ایک مہارت دوسری مہارت کے فروغ کے لیے ضروری ہے۔ تمام مہارتیں سنگل گریڈ اور ملٹی گریڈ دونوں کے لیے یکساں قابل عمل ہیں۔ ملٹی گریڈ میں منصوبہ بندی کا تعلق زیادہ تر طویل المعیاد منصوبہ بندی سے ہے۔

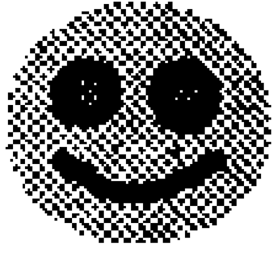
استاد کا کردار

سیکھنے کے مقاصد

استاد کی ذاتی اور پیشہ وارانہ خصوصیات سے واقف ہونا بہت ضروری ہے۔

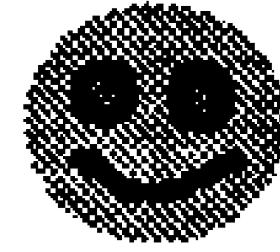
ٹیچر کون ہے ؟

* وہ جو علم اور معلومات رکھتا ہو۔ اچھا منتظم ہو۔ جو چیزوں کا مشاہدہ کر سکے۔ سوالات کرنے والا، سننے والا، شرکت کرنے والا، عمل انگیز اور اندازہ لگانے کی خصوصیت رکھتا ہو۔



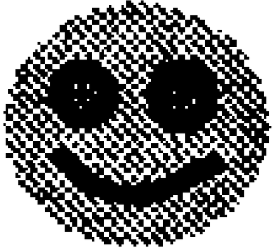
کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟

* ایسا شخص جو کہ ایسی وسیع سر گرمیوں کو فروغ دے سکے جو کہ بچوں کی سوچ میں تبدیلی اور اضافہ کا باعث بن سکے۔ تا کہ بچوں کے لیے مختلف سر گرمیاں کرنے، بولنے، سوچنے اور لکھنے کے لیے کافی مواد موجود ہو۔



کیا آپ ایسا کریں گے؟

* ایسا فرد جو کہ اپنے طالب علموں کے ساتھ گرم جوش تعلقات استوار کرے تا کہ طالب علم پڑھائی میں دلچسپی لیں اور سکول آنے پر انہیں تحفظ کا احساس ہو۔



کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں؟

* ایسا شخص جو تمام تر تعلقات کے اعتبار سے مکمل طور پر پیشہ ورانہ سوچ کا حامل ہو، کمیونٹی میں ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہ ہو، گھریلو مسائل، آبادی کی نقل و حمل، سلامتی اور صحتِ عامہ سے واقفیت رکھتا ہو۔

کیا آپ میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں؟

ایسا شخص جو مکمل طور پر جانتا ہو کہ بچے کیسے پڑھ سکتے ہیں اور انہیں کس طرح موثر طور پر پڑھنے کے لیے آمادہ کیا جا سکتا ہے۔

کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں؟



. استاد کا کمرہ جماعت میں کردار

استاد میں یہ اہلیت ہو کہ وہ طلبہ کو ذمہ داریوں میں شریک کر سکے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ بحیثیت اُستاد اپنے کردار کا تجزیہ کرے۔ اس لیے اُستاد کا رویہ بہت اہم ہوتا ہے۔

اُستاد کا روایتی کمرہ جماعت میں کردار

اُستاد	طالب علم
۱۔ ہدایات دینے والا	۱۔ ہدایت کو لینے والا
۲۔ سوالات پوچھنے والا	۲۔ سوالات کے جواب دینے والا
۳۔ مشکل کی صورت میں مدد دینے والا	۳۔ امداد کا طلب گار
۴۔ سرگرمیوں کو عائد کرنے والا	۴۔ استاد کی ہدایات کا انتظار کرنے والا
۵۔ مواد کو جمع اور تقسیم کرنے والا	۵۔ مواد کے ملنے کا انتظار کرنے والا
۶۔ نظم وضبط قائم کرنے والا	۶۔ نظم وضبط قبول کرنے والا
۷۔ کام کو چیک کرنے والا	۷۔ اپنے اور اپنے دوستوں کے کام کو چیک نہیں کرتے ہیں۔
۸۔ کام کے نمبر دینے والا	۸۔ استاد سے مزید کام لینے والے



* کمرہ جماعت کا محور اُستاد ہوتا ہے۔
* اُستاد ہر طرح کے نظم و نسق کو ترتیب دے گا۔
* طلبہ کو آزادانہ کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں۔
* طلبہ کی کمرہ جماعت میں کوئی خاص ذمہ داری نہیں۔
* اُستاد کو اس صورت حال میں ملٹی گریڈ کی تدریس اور گروپس کی تدریس میں بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔

استاد کا کردار اُس کمرہ جماعت میں جس کا محور طالب علم ہو.

اُستاد کا کردار	بچوں کا کردار
- ہدایات دینے والا	- ہدایات / روٹین پر عمل کرنے والے
- سوالات پوچھنے والا	- جواب دینے والے
- مشکلات میں مدد دینے والا	- استاد اور گروپ کے دوسرے بچوں کی مدد سے حل کرنے والے
- نظم و ضبط پیدا کرنے والا	- نظم و ضبط پر خود عمل کرنے والے
- مواد کو منظم طور پر تقسیم اور اکٹھا کرنے کی، سرگرمیوں کو ترتیب دینے والا	- روٹین پر عمل کرنے والے اور اپنے آپ کو خود منظم کرنے والے
- سکول کے کام کو دیکھنے والا	- اپنا کام خود چیک کرتے ہیں اور ساتھیوں کا بھی۔
- کام ذمہ لگانے والا	- گروپوں کی صورت میں، ایک دوسرے سے یا استاد کی مدد سے نمبر لگاتے ہیں۔

کمرۂ جماعت کی تنظیم سازی

سیکھنے کے مقاصد:

کمرۂ جماعت کی تنظیم سازی سے آگاہی پیدا کرنا جن میں عملی اقدامات شامل ہوں۔

پورے سال میں دن کے بے شمار گھنٹوں اور سال کے بے شمار دنوں تک آپ اور آپ کی جماعت کے بچوں کو ایک سی جگہ اور ایک سے ماحول میں رہنا پڑتا ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ان جگہوں کو بچوں اور اُستاد دونوں کے لیے دلچسپ بنایا جائے۔ تھوڑی سی انتظامی سوچ اور امتحان کی منصوبہ بندی سے کلاس بچوں کے لیے پسندیدہ جگہ بن جاتی ہے اور سال کے شروع ہی سے ایک اہم اور تعلیم حاصل کرنے کے لیے مثالی ماحول فراہم کیا جا سکتا ہے۔ اور تھوڑی سی دلچسپی، مرکاتی عمل اور کوشش سے کمرۂ جماعت کو تمام سال کے لیے خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔

سجاوٹ محض یہ نہیں ہے کہ بچے دیواروں پر چارٹ لگائیں۔ چارٹ کی نمائش کرتے ہوئے بنیادی تصور یہ ہونا چاہیے کہ اس کے عنوانات سلیبس سے مطابقت رکھتے ہوں اس صورت میں یہ چارٹ تدریسی معاونات ثابت ہوتے ہیں۔

ان چارٹس کو ایسے طریقے سے دیواروں پر آویزاں کرنا چاہیے کہ جن سے بچوں کے سیکھنے کے عمل میں بہتری پیدا ہو یا تدریس میں آسانی ہو۔ یہ ایک شاندار اور مثبت قدم ہوگا جو کہ سرگرمیوں سے مرکوز تعلیم کی طرف رہنمائی کرے گا اور اس کے لیے اساتذہ اور طلبہ دونوں ہی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ایسا جرأت مندانہ قدم اٹھایا۔

مختلف درجوں کو پڑھانے کے عمل میں ایسا ماحول چاہیے جس میں آموزشی صلاحیت موجود ہو اور مختلف تدریسی اور آموزشی سرگرمیاں (Activities) یکے بعد دیگرے بلکہ یکدم واقع ہوتی ہیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوئے بغیر بچوں میں خود سے سیکھنے کی تحریک ہو اور وہ اس قابل ہو سکیں کہ پڑھائی میں زیادہ سے زیادہ خود مختار ہو سکیں۔

میں ایک اُستاد کی حیثیت سے کیا تبدیلی کر سکتا ہوں؟

سب سے پہلے یاد رکھیں کہ آپ کو سوجھ بوجھ رکھنے والا اور حساس ہونا چاہیے ہم کلاس کے خالی کمرے سے بات کا آغاز کرتے ہیں۔

کمرۂ جماعت کا نقشہ/ ترتیب

بہت سے طریقے ہیں جن سے کلاس روم کو ملٹی گریڈ طریقۂ تدریس کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سیکھنے کے گوشے مختلف گروپس کی تدریس میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے گوشوں سے بچوں کے مختلف گروپس کو نیم ذاتی جگہیں میسر آتی ہیں جہاں بچے کام کر سکیں مثال کے طور پر ایک کونہ جغرافیہ یا سائنس کے اسباق کے لیے ہو سکتا ہے دوسرا پڑھنے کے لیے اور ایک تجربات کے لیے مثلاً کاٹنا، چپکانا، رنگ کرنا، نمونے بنانا، سادہ تجربات کرنے کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔

ہر کونہ ایسی جگہ پر مشتمل ہو سکتا ہے جہاں بچوں کو مطلوبہ مواد باسانی دستیاب ہو اور مختلف کلاسز کے بچے ان سے مستفید ہو سکیں۔

تختہ سیاہ سامنے والی دیوار پر نصب ہو تو استاد کمرے میں آسانی سے چل پھر سکتا ہے۔

اُستاد کو مخصوص تختہ سیاہ لگانے یا بچوں کے گروپ کی جگہ بنانے اور آسانی سے رکھا جانے والا فرنیچر، میز کرسیاں، چھوٹے بڑے بنچ اور معیاری سائز کے ڈیسک ایسے اکٹھے رکھے جائیں تاکہ کمرہ میں زیادہ سے زیادہ جگہ بن سکے جو کہ بچوں کے پڑھنے میں سہولت کا باعث ہو۔ جتنی آسانی سے فرنیچر کی جگہ کو بدلا جا سکتا ہو اتنی آسانی سے استاد کلاس کو ترتیب دے سکتا ہے۔ یقیناً کمرۂ جماعت بورڈز، شیلف اور تالے والی الماریوں سے مزین ہونا چاہیے۔ کمرے میں جتنا بھی ممکن ہو روشنی اور ہوا کے نظام کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔ تاکہ اس میں مختلف درجوں کے بچے بیٹھ سکیں اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بچے براہ راست سورج کی روشنی یا بہت زیادہ اندھیرے سے بچے رہیں۔ مختلف درجوں کے لیے بنائے گئے کمروں میں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ ہر طالب علم الگ سیکشن میں مناسب جگہ گھیرے۔ اُسے آسانی سے تخلیقی، سیکھنے کے گوشے میسر آ سکیں۔ بچے اور استاد باسانی کلاس میں گھوم پھر سکیں۔

کلاس روم کیا ہے؟

ایک کمرہ جس میں کلاس ہے

لیکن-------

کلاس کی فضا یا ماحول بہت اہم ہے

اسے چاہیے

گرم اور محفوظ

حوصلہ افزا اور محرکاتی

تبدیلی اور ولولہ انگیز

پرکشش اور منظم

مثبت اور معاون

بچوں کا کمیونٹی اور اساتذہ کے لیے باعث افتخار

بچوں کی گروپ بندی

سیکھنے کے مقاصد :

اس باب کے مطالعے کے بعد آپ بچوں کی قابلیت اور مختلف سرگرمیوں کے لحاظ سے مختلف درجوں میں بچوں کے گروپ بنانے کے قابل ہو جائیں گے. نیز مختلف گروہوں کے لیے کام کی جگہ کا تعین کرنا بھی سیکھ لیں گے.

بچوں کے گروپ بنانا

ایک عقل مند ملٹی گریڈ اُستاد ہفتہ کے دوران تمام تر حربے استعمال کرتا ہے۔ بعض اوقات مکمل کلاس، بعض اوقات انفرادی پڑھائی اور بعض اوقات چھوٹے گروپس کی صورت میں پڑھائی بچوں کے گروپ بنا کر کلاس روم کے انتظام کو زیادہ مؤثر چلایا جا سکتا ہے۔ پڑھائے جانے والے مضمون کے مطابق بچے انفرادی طور پر، جوڑوں میں، چھوٹے گروپوں میں یا پوری کلاس کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ اُستاد طلبہ کے ایک گروپ کے ساتھ بھی کام کر سکتا ہے جب دوسرے طلبہ آزادانہ طور پر کام کر رہے ہوں۔

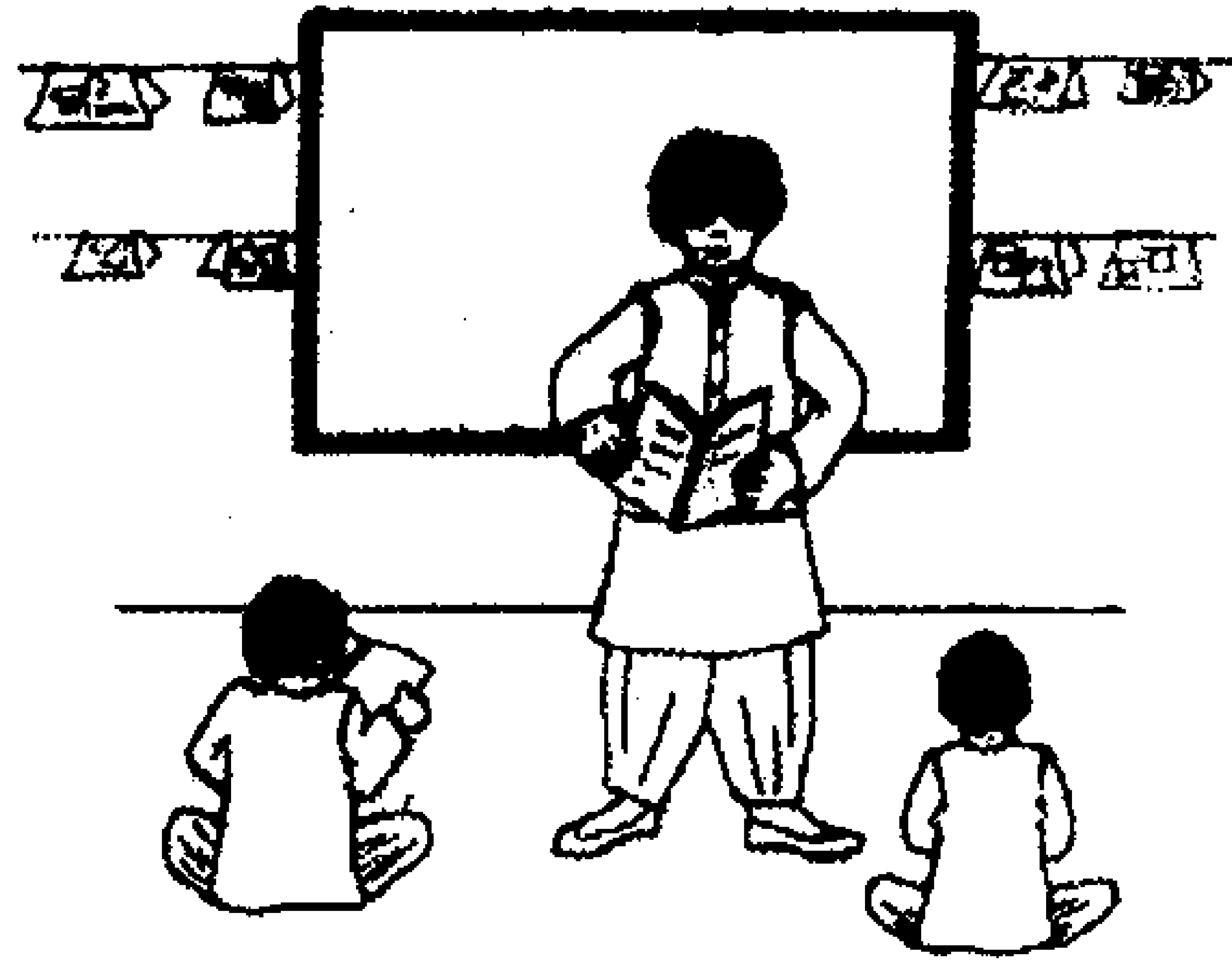
بچے ایک گروپ میں ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں وہ اپنے اُستاد سے بھی سیکھتے ہیں۔ طلبہ باہمی تعاون، ذمہ داریاں بانٹنا اور ایک دوسرے کی بات پر توجہ دینا سیکھتے ہیں۔ یہ بہت اہم سماجی مہارتیں ہیں جو اساتذہ کلاس میں اپنے طلبہ کو پڑھاتے وقت اکثر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس کے برعکس وہ صرف مضمون کے موضوعات کی تدریس پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ ایک جامع تعلیم موضوع کے متعلق علم، سماجی طور طریقے اور نصابی مواد پڑھانا، دونوں پر مشتمل ہونی چاہیے۔

بہت سے اساتذہ کلاس روم میں گروپ بندی اور اس کے مؤثر استعمال کو سمجھ نہیں پاتے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کمرہ جماعت میں بچوں کو علیحدہ گروپوں میں رکھا جاتا ہے۔ مگر یہ گروپ پورا سال تبدیل نہیں کیے جاتے حتیٰ کہ بچے مختلف مضامین کے مطابق مختلف موضوعات پر کام کرتے ہوئے بھی ایک ہی گروپ میں رکھے جاتے ہیں۔ ان کو کام کرنے کے لیے ایک گروپ سے دوسرے گروپ یا

ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے اجازت بھی نہیں دی جاتی۔

اکثر اساتذہ سمجھتے ہیں کہ تفویض شدہ سرگرمیاں بچوں سے گروپوں میں کروائی ہیں اس لیے یہ ملٹی گریڈ طریقہ کار ہے حالانکہ یہ سرگرمیاں بچے انفرادی طور پر بھی اسی طرح ہی کرتے ہیں۔ بعض اوقات اساتذہ یہ بھی فرض کر لیتے ہیں کہ ایک گریڈ میں تمام طلبہ کی قابلیت یکساں ہے اس لیے گروپوں کی ضرورت نہیں حالانکہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔

چنانچہ اساتذہ کے لیے ان کی مہارتوں کو جانچنا اور بھی ناگزیر ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے طلبہ کی مختلف قابلیتوں کا تعین کر سکیں اور ان کی قابلیت کے مطابق مختلف گروپ تشکیل دے کر ان سے کمرۂ جماعت میں کام کرواسکیں۔



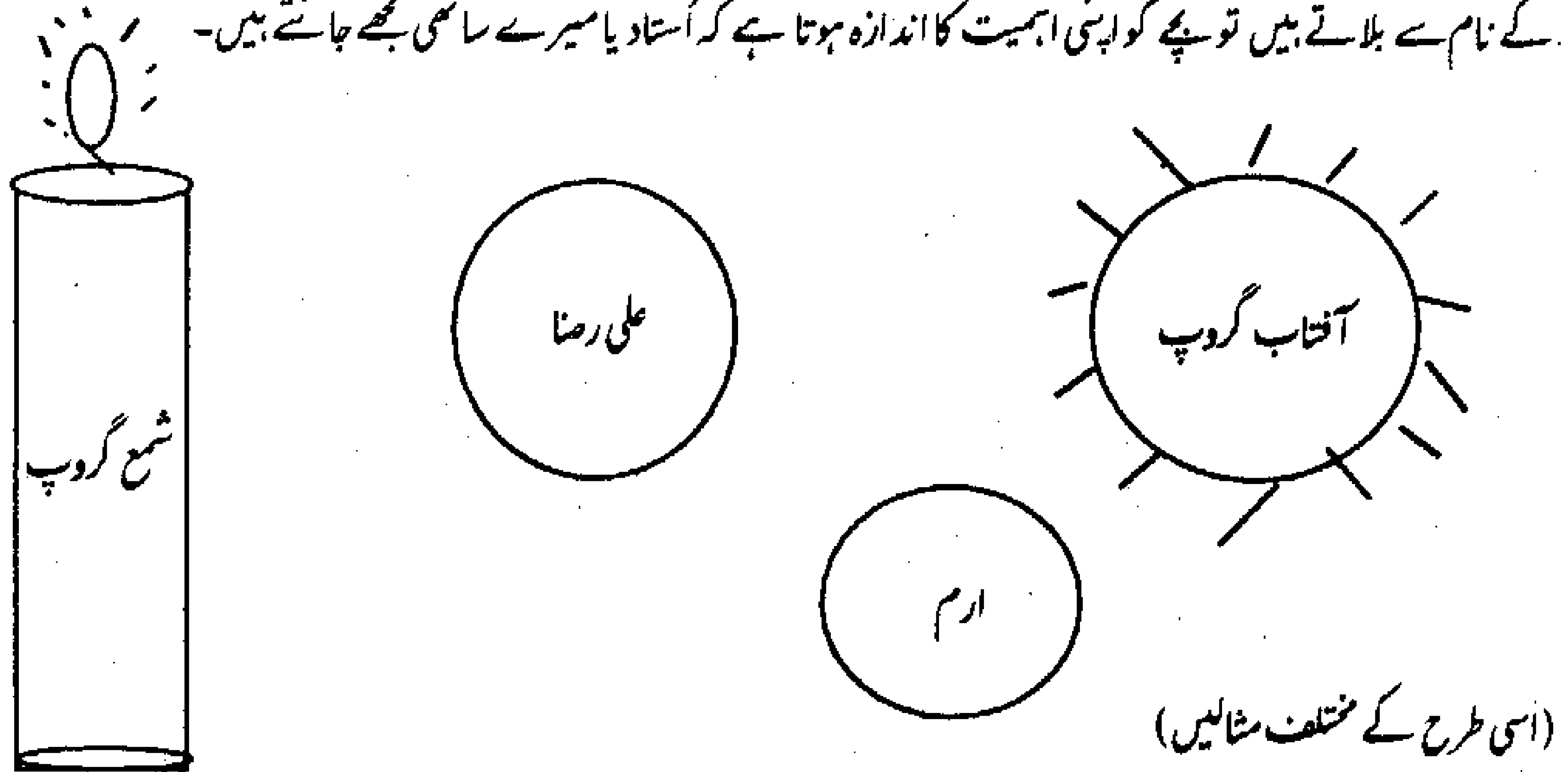
الف) گروپ بندی(Grouping) کی اقسام

گروپ کا نام

اساتذہ اور بچوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ گروپس کے نام تشکیل دیں لیکن اس بات کا دھیان رکھیں کہ نام دیتے ہوئے کامیابی یا ناکامی کا تاثر نہ ملے۔ جیسے پہلا، دوسرا، تیسرا، بڑا، درمیانہ، چھوٹا یا الف، ب، پ وغیرہ۔ مختلف مضامین کے لحاظ سے بچوں کو مختلف گروپ کے نام دیئے جائیں۔

اس کے علاوہ ایسے جانوروں اور پرندوں کے نام نہ دیے جائیں جن کو عام زبان میں زیادہ اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ گروپوں کے نام رکھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ نام بامقصد ہو تو بچے ذہنی طور پر خود کو ویسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گروپ کے نام رکھنے کے بعد گروپ کی ایک علامت بھی بنائی جائے جو کہ اس کے نام کو ظاہر کرے۔ گروپ اپنے گوشے پر اپنے نام کا لیبل علامت کے ساتھ لگائے۔

اس کے علاوہ گروپ کے ہر ممبر کے بازو پر نام والے چھوٹے کارڈ علامت کے ساتھ بھی لگے ہوں کیونکہ اگر ہم کسی بچے کو براہ راست اس کے نام سے بلاتے ہیں تو بچے کو اپنی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اُستاد یا میرے ساتھی مجھے جانتے ہیں۔



(اسی طرح کے مختلف مثالیں)

۱) قابلیت کے مطابق

کسی مضمون کے خاص موضوع کی بنیاد پر قابلیت کے لحاظ سے بچوں کے گروپ بنائے جاتے ہیں۔ اپنی قابلیت کے مطابق کام کرنے والے بچے اکثر زیادہ آزادی سے کام کرتے ہیں۔ اپنے رویہ کے اعتبار سے لچکدار ہوتے ہیں اور ان میں ظہور پذیر ہونے والی تبدیلیوں سے بھرپور استفادہ کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔

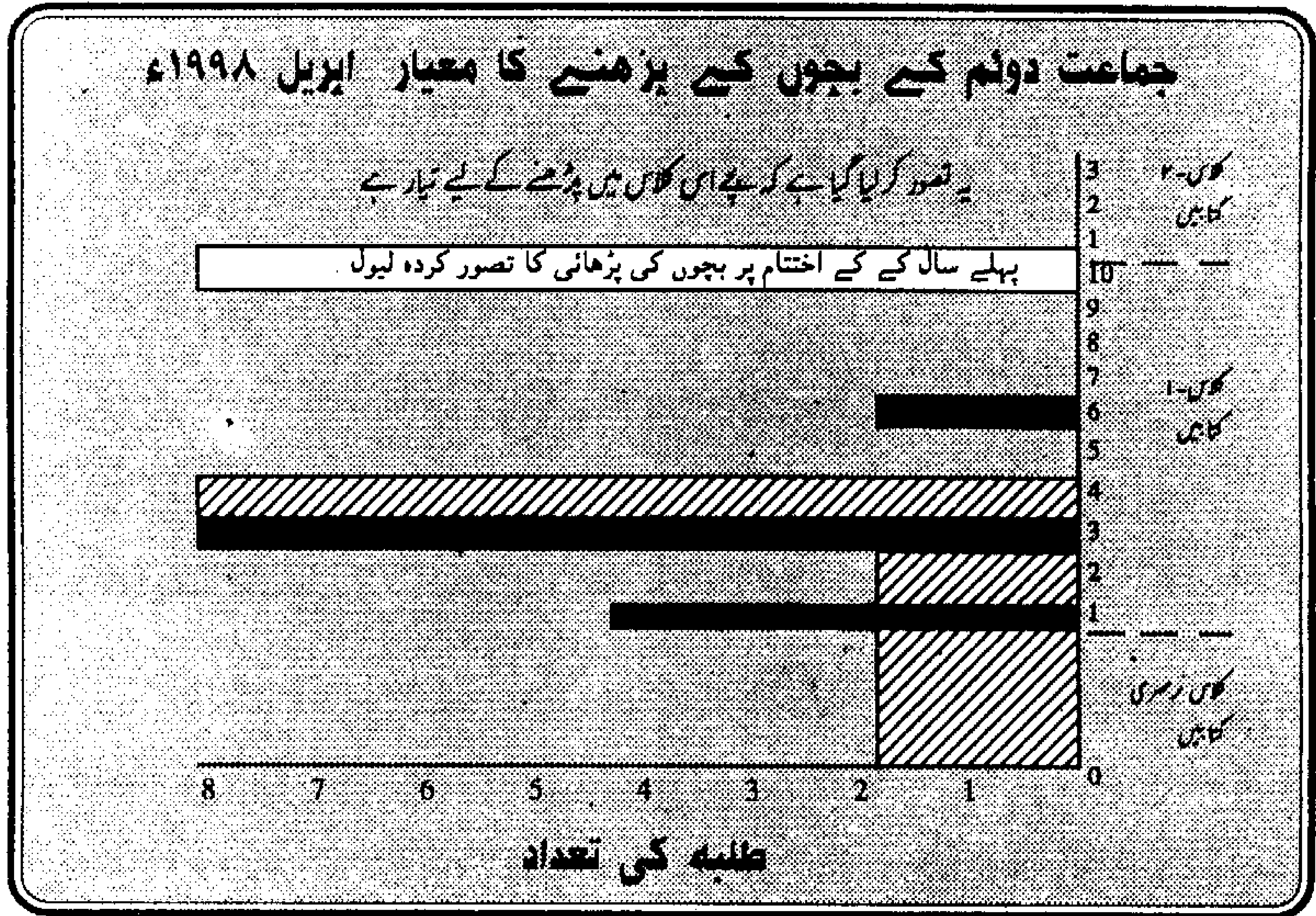
قابلیت کے مطابق گروپ کیوں بنائے جاتے ہیں؟

مضمون کے بعض موضوعات میں بچے اپنی قابلیت کے مطابق کام کرتے ہیں۔ بچے اپنی قابلیت کے لحاظ سے انفرادی طور پر کام کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ اپنے رویوں میں لچکدار رہیں اور بچوں میں ہونے والی تبدیلیوں پر گہری نظر رکھیں۔

کہانی لکھنا اور سنانا بچے کی قابلیت کی عکاسی کرتا ہے۔ جب بچے کچھ سرگرمیاں کرتے ہیں تو وہ دراصل اپنی قابلیت کے مطابق اپنی ذات کا اظہار کرتے ہیں۔

تاہم بعض موضوعات میں، مستعمل گائیڈوں میں انہیں فرض کیے گئے کورس کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔ انگریزی پڑھنے کے لیے، بچوں کو انگریزی نصاب میں مخصوص کیے گئے اسباق کے مطابق ہی سارا سال پڑھنا ہوتا ہے۔ بچوں کو ہر موضوع کے لیے خاص نمایاں الفاظ اور کتابیں پڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ملٹی گریڈ کلاس زیادہ تر گروپ کی صورت میں کام پر انحصار کرتی ہے۔ لہٰذا اسے بطریق احسن چلانے کے لیے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ملٹی گریڈ صورت حال متقاضی ہے بچے کی عمر، صلاحیت اور دلچسپی کا گروپ بندی لچکدار ہونی چاہیے۔ گروپ بندی میں تبدیلی، انفرادی اور مل جل کر کام کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔

مثال کے طور پر بچوں سے بلاک اول میں "اچھا بندر" سمہانی پڑھنے کی توقع کی جاتی ہے ایک سکول میں دیکھا گیا کہ جماعت دوئم کے بچے یعنی اس لیول کو پڑھنے کے قابل نہ تھے۔ نیچے دیئے گئے گراف کے ذریعے پڑھنے کے لیول کو واضح کیا گیا ہے۔



اس گراف میں یہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ جماعت دوئم کا کوئی بچہ بھی استاد کے تصور کردہ نصاب کے لحاظ سے پڑھنے کے قابل نہ تھا۔ بہتر پڑھنے والے جماعت اول سے جماعت ششم تک نصاب اعتماد سے پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

اگر بچے گزشتہ برس کی مجوزہ کتب میں سے بہت سی کتابیں نہیں پڑھ سکتے تو ان کا گروپ بنانا زیادہ فائدہ مند نہ ہوگا زیادہ قابل بچے شاید مجوزہ کتب کو پڑھ سکیں مگر زیادہ تر بچے ایسا نہیں کر سکیں گے وہ سکول میں دوراُن سال جیسے جیسے آگے بڑھیں گے پڑھنے کے معاملے میں بیزار ہوتے چلے جائیں گے۔ اس جبری طریقۂ تدریس میں ان کے پڑھنے اور سمجھ بوجھ کی مہارتوں میں زیادہ بہتری پیدا نہیں ہوگی۔ تاہم اگر اُستاد خصوصاً پڑھنے اور بعض دوسرے موضوعات کے لیے قابلیت کے مطابق مختلف گروپ بناتا ہے تو بچے آزادی سے کام کرنے میں آسانی محسوس کریں گے۔ وہ سیکھنے میں زیادہ دلچسپی لیں گے اور اس لیے زیادہ امکان ہے کہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھیں۔ تاہم اگر اُستاد صلاحیت کے اعتبار سے خصو ص طور پر پڑھنے کے لیے گروپ بنائے تو بچے آزادانہ پڑھائی میں زیادہ سہولت محسوس کریں گے اور پڑھائی میں اُن کی دلچسپی زیادہ ہوگی اور اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی پڑھائی کو جاری رکھیں گے۔

قابلیت کے لحاظ سے گروپوں کی نشاندہی کیسے کی جاتی ہے؟

کسی بھی مضمون کے مختلف موضوعات میں بچے کمرۂ جماعت میں اپنی سطح کے مطابق کام کر سکتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں انفرادی طور پر یا جوڑوں میں سرانجام دی جا سکتی ہیں۔ خصوصی گروپ بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی تاہم بعض مضامین پڑھانے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ استاد مختلف قابلیت کے مطابق گروپ تشکیل دے۔ درج ذیل موضوعات میں ایسی گروپ بندیوں کی مثالوں کی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔

تحریری سرگرمیاں	:	کہانیاں، تفصیل، خطوط، مکالمے
تقریری سرگرمیاں	:	ڈھانچہ، سوال کرنا، ڈرامہ، مکالمے، گانے، نظمیں
سمعی سرگرمیاں	:	سننا اور لکھنا، نظمیں، کہانی گوئی، املاء
ریاضی کی سرگرمیاں	:	پہاڑے، زبانی مسائل، بعض پیمائشیں، اشکال
پڑھنے کی سرگرمیاں	:	خوشی سے پڑھنا، جوڑوں میں پڑھنا

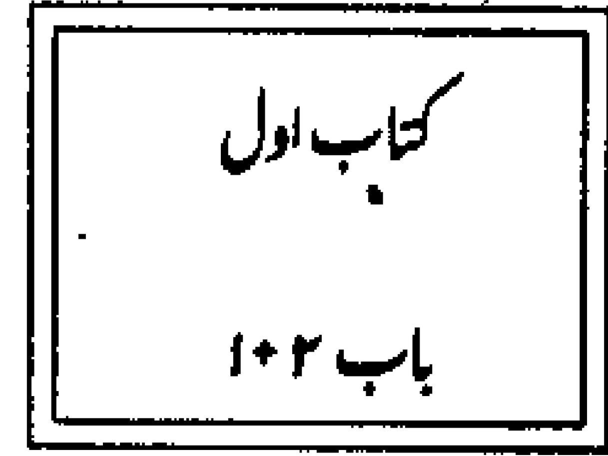
پڑھنا:

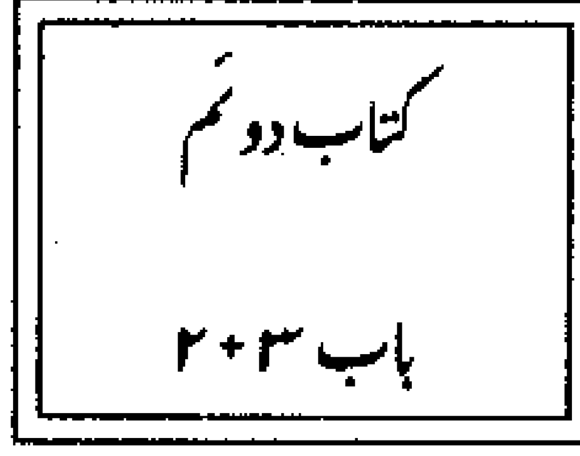
پڑھنا ایک ایسا موضوع ہے جس میں قابلیت کے مطابق گروپ بنانا بہت ضروری ہے۔ کمرۂ جماعت میں مرضی سے کیے گئے بہت سے کام میں پڑھائی شامل ہوتی ہے۔ اس لیے بچوں کے لیے کام کے تعین سے قبل بچوں کی قابلیتوں سے آگاہ ہونا بہت اہم ہے۔ اگر اُستاد قابلیت کے لحاظ سے تشکیل شدہ گروپوں کے ساتھ کام کرنا شروع کرنا چاہتا ہے تو اسے پڑھائی سے آغاز کرنا چاہیے۔ آپ اُستاد اور بچوں کو پڑھنے میں دلچسپی لینے پر کیسے راغب کر سکتے ہیں؟ کہانی سنانے اور تصاویر اور دوسری اشیاء کی مدد سے بچوں کی استعداد میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

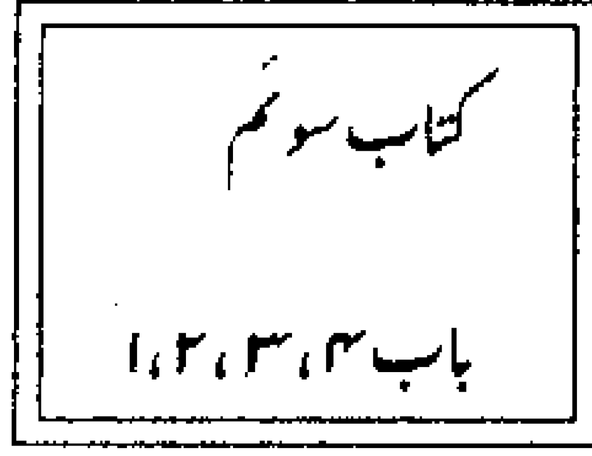
بچوں کی قابلیت کے مطابق گروپ کیسے تلاش کیے جا سکتے ہیں؟

سال کے آغاز پر اساتذہ کو اپنے کلاس کے کمروں کو پڑھنے والوں کے لیے تیار کر لینا چاہیے۔ انہیں لیبل، نمایاں الفاظ اور جملے نصب کرنا چاہیے۔ انہیں بِگ بک بھی بنانے کی ضرورت ہے اور پہلے بلاک کے لیے نمایاں الفاظ بھی لکھنا ہوں گے۔ یہ تمام چیزیں پڑھنے والوں کی قابلیتوں کو جانچنے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہیں۔

خصوصی بلاکوں سے نمایاں الفاظ لے کر نمایاں الفاظ والی کتب بنائی جاتی ہیں ان کتابوں کو درج ذیل مثالوں کے مطابق مسلسل بلاکوں سے لیے گئے الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔







بچوں کی پڑھائی کی سطح جاننے کے لیے اُستاد کو پہلے خود اونچی آواز سے کتاب پوری جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہیے اور ساتھ ساتھ اُستاد کو درج ذیل کام بھی کرنا ہوں گے۔



* دیکھنا :

کون سا بچہ اچھی طرح اور کون سا اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا۔

* سننا:

جب بچے اونچی آواز سے پڑھیں تو مشکل الفاظ کے تلفظ پر توجہ دیں۔



* پڑھی گئی عبارت یا کہانی کے بارے میں سوالات پوچھنا تا کہ ان کے فہم کو سمجھا جاسکے۔
* بچوں کو خاص الفاظ تلاش کرنے اور پھر پڑھنے کے لیے کہنا۔
* انفرادی طور پر بچوں سے ایک یا دو جملے پڑھنے کے لیے کہنا۔
* آوازوں کی پہچان (Phonics) جانچنے کے لیے بچوں سے پوچھنا۔
* کمرۂ جماعت میں ہونے والی سرگرمیوں کا تعین کرنا اور بچوں کی پڑھائی کی انفرادی سطح کا اندازہ کرنے کے لیے "نمایاں الفاظ" آوازوں کی پہچان (Phonics) اور سمجھ بوجھ کو جانچنے کے لیے چھوٹے گروپ کو پڑھتے سننا۔
* اگر کچھ بچوں کے پڑھنے کی سطح جانچنے میں مشکل پیش آ رہی ہو تو انہیں انفرادی طور پر اونچا پڑھنے کے لیے کہیں اور ان سے دوبارہ پڑھائی کروائیں۔

اُستاد پوری کلاس کے ساتھ ساتھ کتاب کے نمایاں الفاظ پڑھتا ہے۔

بچوں کے لیے کلاس سرگرمی کا تعین کرنا

چھوٹے گروپوں کے ساتھ پڑھنا

طلباء کو انفرادی طور پر باآواز بلند پڑھتے دیکھنا

پڑھنے کی مہارتیں:

بچوں کی پڑھنے کی قابلیت جاننے کے لیے یہ معلوم کرنا بہت ضروری ہے کہ کون سے طالب علم پڑھنے میں بہتر اور کون سے طالب علم پڑھنے میں کمزور ہیں۔ بہت سے اچھا پڑھنے والے خاموشی سے پڑھتے ہیں۔ ان کی آنکھیں الفاظ کے ساتھ حرکت کرتی ہیں۔ اچھا پڑھنے والے باآواز بلند بھی پڑھیں گے تو ان کی آنکھیں ان الفاظ کے ساتھ حرکت کرتی جائیں گی جو وہ پڑھتے جائیں گے۔

اچھے پڑھنے والوں کے بارے میں درج ذیل طریقوں سے معلوم کیا جا سکتا ہے؛

۱۔ ایک اچھا پڑھنے والا جلدی اور روانی سے پڑھتا ہے۔

۲۔ ایک اچھا پڑھنے والا اگر غلطی کرتا / کرتی ہے تو خود اسے درست کر لیتا ہے اور دہراتا ہے۔

۳۔ ایک اچھے پڑھنے والے کو زیادہ روانی والے الفاظ اور نمایاں الفاظ سے اچھی طرح آگاہی ہوتی ہے۔

۴۔ ایک اچھا پڑھنے والا پڑھنے کی مختلف مہارتوں، سیاق وسباق، آوازوں کی پہچان (Phonics) اور نمایاں الفاظ کو استعمال کرتا ہے۔

۵۔ ایک اچھا پڑھنے والا پڑھے جانے والے مواد کے بارے میں اچھی سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور مشکل سوالوں کے جواب دے سکتا ہے۔

مثال: کلاس II یک I سے جماعت دوئم کے طالب علم کا مسلسل پڑھائی کا ریکارڈ

ارم بیٹھ سکتی ہے چل نہیں سکتی

جاوید اور رانی اپنی امی کی مدد کرتے ہیں۔

▪ درست

▪ دہرائی ▪ خود درستگی کرنا



پڑھائی میں کمزور بچے روانی سے نہیں پڑھ سکتے کیونکہ انہیں اکثر ہر لفظ کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی ہے۔ وہ آہستگی اور اندازے سے لفظ بہ لفظ پڑھتے ہیں اور اس کی توثیق کے لیے اپنے استاد کی طرف دیکھتے ہیں اور اندازہ لگاتے رہتے ہیں۔

غلطی کا تناسب معلوم کرنا

تعداد الفاظ مثلاً ۱۵۰	تناسب ۱۰:۱
غلطیاں ۱۵	درستگی کا تناسب ۹۰ فی صد

پڑھائی میں کمزور طالب علم کی چند علامات درج ذیل ہیں:

۱۔ پڑھنے میں کمزور طالب علم کبھی کبھار اور کم ہی اپنی غلطی کی خود درستگی یا دہرائی کرتا ہے۔

۲۔ پڑھائی میں کمزور طالب علم ہجوں پر زیادہ بھروسہ کرتا ہے اور مشکل ہی سے آوازوں کی پہچان (Phonics) پر انحصار کرتا ہے۔

۳۔ پڑھائی میں کمزور طالب علم کو پڑھی گئی عبارت کے بارے میں سوالات کے جوابات دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔

۴۔ ایک کمزور پڑھنے والا جو کہ ایک کہانی یا مضمون جو حال ہی میں پڑھا گیا ہے کے سوال کے جواب دینے میں دقت محسوس کرتا ہے۔

مثال : کلاس II تک I سے جماعت دوئم کے طالب علم کا مسلسل پڑھائی کا ریکارڈ



ارم بیٹھ سکتی ہے چل نہیں سکتی

جاوید اور رانی اپنی امی کی مدد کرتے ہیں۔

اُستاد کی اصلاح

(بچہ جب کہ لفظ کے بارے میں نہ جانتا ہو)

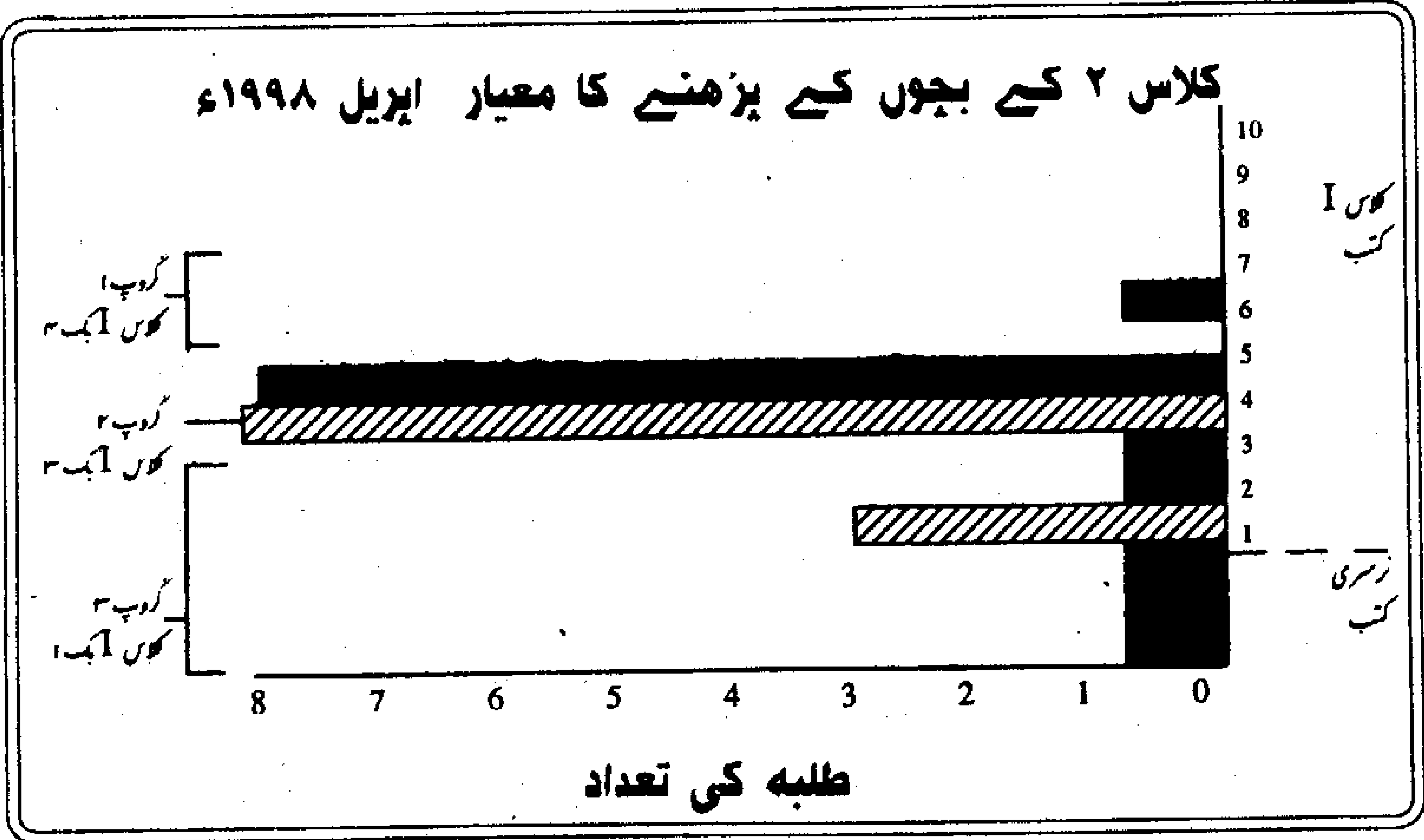
ماں : کتاب پڑھتے ہوئے بچے کا ردِ عمل۔

یہ معلوم کرنا اہم ہے کہ بچے اکثر الفاظ کو سمجھے بغیر پڑھتے ہیں۔ بچوں کے فہم کے بارے میں سوالات پوچھ کر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہ عبارت پڑھ کر اُسے کیا کچھ علم حاصل ہوا ہے۔

پڑھائی کے گروپ بنانا اور تیار کرنا:

تین یا چار ہفتوں کے بعد اُستاد نمایاں الفاظ کی کتابوں کے ذریعے پڑھنے اور بچوں کو انفرادی طور پر پڑھتے ہوئے سننے کے بعد کلاس میں بچوں کے پڑھنے کے درجوں (Levels) کو قائم کرے گا۔ ان قابلیتوں پر انحصار کرتے ہوئے اُستاد پڑھنے والے گروپوں کی تشکیل کر سکتا ہے۔ عام طور پر کلاس قابلیت کے لحاظ سے تین گروپوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

مثال : پڑھنے کی صلاحیت کی بنیاد پر بچوں کی گروپ بندی



اس کلاس میں اول جماعت کی کتابوں کے نمایاں الفاظ پڑھتے ہوئے دقت محسوس کرے گا۔ لیکن وہ اس سے کم درجہ کی کتابوں کے نمایاں الفاظ با آسانی سے پڑھ سکے گا۔ لہٰذا پڑھنے کی صلاحیت کے اعتبار سے گروپ تشکیل دیے جائیں گے۔

ہجے :

ہجے ایک الگ موضوع ہے جہاں قابلیت کے مطابق گروپ مفید ہو سکتے ہیں۔ بچوں کی تحریری غلطیوں سے لیے گئے الفاظ یا زیادہ روانی والے عام فہم الفاظ ہر ہفتے طالب علموں کو سیکھنے کے لیے دیئے جاسکتے ہیں۔ بچوں کو آوازوں کی پہچان (Phonics) پر مبنی الفاظ کے کارڈ، کے طریقے کار اور ان کی مشق کے لیے دوسری مہارتوں جیسی تحریری سرگرمیاں تشکیل دی جاسکتی ہیں۔

ریاضی:

ریاضی کے لیے بھی قابلیت کے مطابق گروپ بنائے جاسکتے ہیں۔ پڑھائی کرنے والے گروپ تقریباً پورا سال مستقل رہتے ہیں جبکہ ریاضی کے گروپ میں لچک ہونی چاہیے جس کا انحصار پڑھائے جانے والے تصور پر ہوتا ہے مثلاً جو بچے جمع میں بہت اچھے ہوں، ہو سکتا ہے تفریق میں کمزور ہوں اور اس وقت انہیں مختلف گروپوں میں رکھنا پڑے۔ ریاضی کے گروپ ہفتہ وار یا بعض دفعہ روزانہ بھی تبدیل کیے جا سکتے ہیں۔

ریاضی کے گروپوں کی تشکیل:

ریاضی کے لیے قابلیت کے مطابق گروپ بہت آسانی سے بنائے جاسکتے ہیں۔ ایک نیا تصور دینے سے پہلے بچوں کا ٹیسٹ لیا جاسکتا ہے اور اس ٹیسٹ کے ذریعے نئے تصور کے بارے میں قابلیت کے بارے میں پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

مثال کے طور پر: جب کلاس سوم میں چار ہندسوں والی عبارتوں میں مقامی قیمت (۹۹۹۹ تک) متعارف کروائی جائیں تو کلاس دوم میں پڑھائی جانے والی تین ہندسوں والی عبارتوں (۹۹۹ تک) کو استعمال کرتے ہوئے ٹیسٹ لیا جاسکتا ہے۔ جس سے اس تصور کے بارے میں بچوں کی سمجھ بوجھ کا اندازہ ہوگا ا ران کی قابلیت کا بھی پتہ چلے گا۔

تصور متعارف کروانے کے بعد کام کا تعین کرنا:

اُستاد ریاضی کے ایک تصور (مثال کے طور پر جمع کی دہرائی کے عمل کے طور پر ضرب کا عمل) کو متعارف کروانے اور پڑھانے کے بعد کلاس میں مشق کے طور پر، بچوں سے ایک یا دو سوال حل کرواتا ہے۔ اس دوران اُستاد کلاس میں چل پھر کر دیکھ لیتا ہے کہ کون سا بچہ سوال حل کر سکتا ہے اور کون سا بچہ نہیں کر سکتا۔ (کلاس مشق کے طور پر) کام چیک کرنے کے بعد طلباء کو دو گروپوں میں بانٹ دیتا ہے جو کام کر سکتے ہیں وہ ورک کارڈز/ بلیک بورڈ/ ٹیکسٹ بک استعمال کرتے ہوئے دیے گئے کام کی مشق جاری رکھتے ہیں جبکہ استاد ان بچوں کے ساتھ کام کرتا ہے جنہیں ابھی اس سلسلے میں مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان دونوں گروپس میں بچوں کی تعداد کو برابر بانٹا جاسکتا ہے یعنی ہر اُس بچے کے ساتھ جو سوال حل نہیں کر سکتا، ایسے بچے کا گروپ بنا سکتے ہیں جو سوال حل کر سکتا ہے۔ اس طرح سے گروپ میں کام کرتے ہوئے بچے ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اور تمام بچے ایک ہی معیار کا کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

اُستاد ایک نیا تصور متعارف کرواتا ہے

بچے کلاس میں مشق کے طور پر ایک یا دو مثالیں حل کرتے ہیں

جو کام کرسکتے ہیں تفویض شدہ کام کے ساتھ مصروف رہتے ہیں

اُستاد دوسروں کے ساتھ کام کرتا ہے بچے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں



۲ا مخلوط کلاس / مخلوط قابلیتوں کے گروپ

مختلف صلاحیتوں اور مختلف کلاسوں کے طلبہ کو ملا کر بھی گروپ بنائے جاسکتے ہیں۔ یہ گروپ تحریری اور تقریری (Speaking) سرگرمیوں جیسی بعض سرگرمیوں میں بہت مفید ہوتے ہیں۔ مختلف کلاسوں اور قابلیتوں سے جو گروپ بنائے جاتے ہیں ان میں زیادہ ذہین بچے کم ذہین بچوں کی مدد کرتے ہیں۔ سرگرمیوں سے ترتیب شدہ مطالعاتی دورے اور موضوعات مثلاً پیمائش مخلوط اہلیت کے حامل گروپس کے لیے بہتر ہوتے ہیں۔

۳ا سماجی گروپ

سماجی گروپ عام طور پر بچوں کی باہمی دوستی کی بنیاد پر تشکیل دیے جاتے ہیں۔ یہ گروپ روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے کلاس میں بیٹھنے کے لیے استعمال ہوسکتے ہیں۔ جہاں بچے گروپوں میں کام کرتے ہیں وہ ایک دوسرے کے کام میں مدد کرتے ہیں اور کام کو چیک کرتے ہیں۔ بچے اپنے دوستوں کے ساتھ کام کرنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔

تدریس میں باقاعدہ طریقۂ کار

اس مرحلے میں یہ تجزیہ کرنا بہت ضروری ہے کہ اُستاد اصل میں کس طریقے سے پڑھتا ہے۔ وہ پڑھانے کے لیے کونسا باقاعدہ طریقہ کار بناتا ہے۔ پڑھانے، مشق کرنے اور نمبر لگانے پر مبنی ایک باقاعدہ طریقہ کار کی مثال درج ذیل ہے۔

روایتی کمرۂ جماعت

تدریس	استاد کی ہدایات	اکثر استاد کو پوری کلاس پڑھانے میں کافی وقت صرف ہو جاتا ہے۔ استاد تمام طلباء کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہے کہ انہیں کیا پڑھایا گیا ہے اور اب انہیں کیا مشق کرنی ہے۔
مشق	بچے کی سرگرمی	استاد کے لیے کلاس میں گروپوں یا بچوں پر انفرادی توجہ دینے کے لیے بہت تھوڑا وقت ہوتا ہے۔ بچے دیے ہوئے کام کو مکمل کرنے کے صرف چند منٹ بعد اپنے کام کو چیک کروانے اور نمبر لگوانے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔
نمبر لگانا	استاد کی ہدایات	اگر استاد بچوں کو بتا دے کہ دیے ہوئے کام کو کب چیک کیا جائے گا اور اس دوران وہ کونسی سرگرمیاں کر سکتے ہیں تو باقاعدہ طریقے کار کی شکل بدل جائے گی۔ اب یہ کچھ اس طرح ہو گی۔

ملٹی گریڈ کمرۂ جماعت

تدریس	استاد کی ہدایات	پوری کلاس کو پڑھانے کے لیے کم وقت درکار ہوگا۔ کیونکہ مشق کے لیے مختلف قابلیتوں کے لحاظ سے گروپ بنا دیے جائیں گے۔ اس وقت استاد کافی مؤثر طور پر پڑھا سکتا ہے۔
مشق	بچے کی سرگرمی / اضافی سرگرمیاں	استاد کے پاس ایک طالب علم یا گروپ پر توجہ دینے کے لیے اضافی وقت ہوگا۔ بچوں کی نگرانی کرنا اور ان کی غلطیوں کو درست کرنا آسان ہوتا ہے۔ بچوں کے کام کو چیک کرنے کے لیے یہ آئیڈیل وقت ہوتا ہے۔ بچوں کی غلطیوں کی اصلاح کے لیے اور مزید کام دیا جا سکتا ہے۔
اضافی سرگرمیاں		اس وقت کے دوران بچے اپنا کام خود چیک کرتے ہیں اور اپنی غلطیوں کی اصلاح بھی کرتے ہیں۔
استاد کی راہنمائی	استاد کی راہنمائی	یہ وقت خاص طور پر بچوں کے کام کو چیک کرنے اور نمبر لگانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ہدایات دینا

سیکھنے کے مقاصد

اس باب میں آپ سیکھ لیں گے کہ اپنے طلبہ کو موثر ہدایات دینے کے لیے ملٹی گریڈ طریقوں کو کیسے استعمال کرنا ہے؟ آپ یہ سیکھ لیں گے کہ اپنے طلبہ میں اعتماد اور آزادی پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے کے لیے ان ہدایات کے طریقہ کار کو کیسے استعمال کرتے ہیں؟ یہ بھی جان لیں گے کہ ہدایات دینے کے دوران طلبہ سے کیسے رائے لیتے ہیں کہ انھوں نے ان ہدایات کو کس حد تک سمجھا ہے.

ہدایات دینا

طلبہ کو مناسب اور درست ہدایات دینا، کلاس میں باقاعدہ طریقہ کار بنانے اور بچوں کے آزادانہ کام کرنے میں حوصلہ افزائی کا پہلو بہت اہم ہے۔ اگر طلبہ کو ایسی ہدایات دی جائیں جن کو وہ اچھی طرح سمجھ نہ سکیں تو کلاس کی تنظیم غیر موثر ہوگی۔ اسباق کی منصوبہ بندی غلط ہوگی جب بچے یہ نہیں سمجھیں گے کہ وہ کیا کر رہے ہیں تو بہت سا وقت ضائع ہوگا جبکہ اُستاد بھی بچوں کی سمجھ اور کام میں ظاہری کمی سے مایوس ہو سکتا ہے۔ طلبہ کو دی جانے والی ہدایات کے غیر موثر ہونے کے درج ذیل اسباب ہو سکتے ہیں۔

۱۔ بچے ہدایات کو سمجھ نہ سکیں تو اس کی وجہ ہو سکتی ہے کہ استاد بہت تیز گفتگو کرتا یا ایسے مشکل الفاظ استعمال کرتا ہے جو طلبہ کی سمجھ میں نہیں آتے۔

۲۔ ایک وقت میں بہت سی ہدایات دی جائیں۔ جس سے چھوٹے طلبہ پریشان ہو سکتے ہیں کہ کس پر پہلے عمل کیا جائے۔

۳۔ ہدایات اس سرگرمی کے لیے نہ ہوں جو شروع کی جارہی ہے اُستاد کو اس سرگرمی کے لیے ہدایات دینا چاہیے جو فوری شروع کی جارہی ہے اور اس بات کو چیک کرنا چاہیے کہ طلبہ اپنے مقررہ گروپوں میں شامل ہیں اور اپنا کام فوری شروع کریں گے۔

۴۔ اُستاد بیک وقت تمام بچوں کی توجہ حاصل نہ کر سکے یا توجہ برقرار نہ رکھ سکے۔

موثر ہدایات دینا

کلاس میں موثر ہدایات درج ذیل ترتیب سے دی جا سکتی ہیں:

۱۔ توجہ اپنی طرف مبذول کروانے کے لیے اشارہ مقرر کرتا ہے مثلاً تالی بجانا، یا با آواز بلند اعلان کرنا، "ہر کوئی اپنا کام روک لے اور توجہ دے"۔

۲۔ بچوں کو متوجہ کرنے کے لیے واضح ہدایات دینا کہ "اپنی پنسل نیچے رکھ لیں"۔ "اپنے ہاتھ اپنی چھاتی پر باندھ لیں" اور "بلیک بورڈ کی طرف دیکھیں"۔

۳۔ یہ چیک کرتے رہیں کہ تمام طلبہ دی ہوئی ہدایات کی پابندی کر رہے ہیں۔

۴۔ جاری رکھنے والی سرگرمی کے لیے ہدایات مختصر، سادہ، واضح اور آسان زبان میں دیں جسے طلبہ آسانی سے سمجھ لیں۔

۵۔ دی ہوئی ہدایات کے بارے میں طلبہ سے ایسے اہم سوالات پوچھے جائیں جن سے معلوم ہو سکے کہ انہوں نے ہدایات کو سمجھا ہے کہ نہیں۔ تاہم براہ راست یہ سوال نہ پوچھا جائے کہ "کیا آپ نے ہدایات کو سمجھ لیا ہے"۔ کیونکہ اس کا جواب عام طور پر "ہاں" میں ہو گا۔ اس ڈر کی وجہ سے کہ جواب نفی میں ہونے کی صورت میں اُستاد ڈانٹے گا۔ اس طرح بچے کو سیکھنے میں مدد نہیں ملے گی۔

۶۔ آخر میں طلبا کو کہا جائے کہ وہ دیئے گئے کام کو شروع کریں۔

چھوٹے بچوں کو ہدایات دیتے وقت اُستاد درج ذیل باتوں پر عمل کرے۔

۱۔ آہستگی، واضح طور، نسبتاً بلند آواز اور زیادہ رسمی انداز میں بولا جائے۔

۲۔ اس بات کا سختی سے خیال رکھا جائے کہ ہدایات دینے کے دوران کوئی بات نہ کرے۔ جو طلبہ وقتی طور پر توجہ کھو دیں۔ ان کی توجہ دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ذرا ٹھہرنا زیادہ موثر ہوتا ہے۔

۳۔ بچوں کی سطح کے مطابق مناسب زبان استعمال کی جائے۔ انگلش کی راہنمائے اساتذہ میں استعمال شدہ زبان اور

طریقہ کار سے اچھی راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

۴۔ سبق کے دوران مناسب وقت پر ہدایات دی جائیں۔

سب سے بہتر یہ ہوگا کہ جس سرگرمی کے لیے ہدایات دی جا رہی ہیں وہ سرگرمی ہدایات کے فوری بعد شروع ہونے والی ہو۔ تب طلبہ پوری توجہ سے ہدایات سنیں گے۔ اس طرح بچوں کو سرگرمی کے شروع کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ اگر سرگرمی شروع کرنے سے پہلے ہدایات دینے کی ضرورت پڑ جائے کیونکہ واقعات کی ترتیب کچھ ایسی ہو سکتی ہے تو بچوں کو گروپوں یا جوڑوں میں بانٹ دیا جائے۔ اس سے پہلے کہ انہیں سرگرمی کے لیے تیار کیا جائے۔ انہیں ضروری مواد دیا جائے تاکہ انہیں سرگرمی کو یاد رکھنے میں مسئلہ نہ ہو۔

۵۔ بچوں کو ہدایات دیتے وقت عمل کرکے بھی بتایا جائے اگر صرف زبانی ہدایات دی جائیں تو استعمال کی جانے والی زبان چھوٹے طلبہ کے لیے اتنی مشکل ہو سکتی ہے کہ وہ سمجھ نہ سکیں یا اس کا غلط مطلب لیں۔ اس لیے عمل کرکے بتانا زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے۔

۶۔ چھوٹے بچے عام طور پر ایک وقت میں صرف ایک ہدایت سمجھ سکتے ہیں جبکہ بڑے بچے ایک وقت میں کئی ہدایات سمجھ لیتے ہیں اس لیے بچوں کی عمر کے مطابق ہدایات دیں۔

ہدایات دیتے وقت درج ذیل باتوں پر غور کر لیں.



--- تمام طلبہ تیار ہوں اور غور سے سنیں۔

--- زبان طلبہ کی سطح کے مطابق استعمال کی جائے۔

--- ہدایات مناسب وقت پر دی جائیں۔

--- ہدایات مناسب تعداد میں دی جائیں۔

--- ضرورت ہو تو عمل کرکے بتایا جائے۔

--- سرگرمی کے لیے کافی معلومات دی جائیں۔

--- ہدایات کے بعد معلوم کیا جائے کہ طلبہ نے ان کو سمجھا بھی ہے یا نہیں۔

اُستاد کے لیے ایک بہت اہم اور قابل غور بات یہ ہے کہ جو بچے آزادانہ طور پر یا اُستاد کے ساتھ کلاس کا کام کر رہے ہیں ان سب کو ٹھیک ٹھیک پتہ ہے کہ کیا کرنا ہے اور کب کرنا ہے۔

خود انحصاری بڑھانے کے لیے ہدایات کا استعمال:

عموماً اُستاد ایک سرگرمی کے لیے ہدایات دیتا ہے۔ مثلاً ریاضی کے ایک سبق کے دوران اُستاد طلبہ سے پانچ سوالات کو حل کرنے کا کہتا ہے۔ اگر ہدایات پر اچھی طرح غور کیا گیا ہو۔ انہیں عمدگی سے بیان کیا گیا ہو اور طلبہ اچھی طرح سمجھ لیں تو پھر طلبہ کام مکمل کرنے کے بعد ہی اُستاد کی طرف دیکھتے ہیں اور مزید ہدایات کی ضرورت محسوس کرتے ہیں ان کو توقع ہوتی ہے کہ سرگرمی مکمل ہونے کے فوراً بعد اُستاد ان کے کام کو چیک کرے گا اور نمبر لگائے گا۔ اگر اُستاد ایسا نہیں کرتا اور انہیں کوئی ایسی سرگرمی فراہم نہیں کرتا جس سے طلبہ کی رائے کا علم ہو سکے تو طلبہ کے پاس کرنے کو کوئی کام نہیں ہوگا اور وہ اپنے ساتھ بیٹھے دوست کے ساتھ گپ شپ شروع کر دیں گے یا اپنے ساتھیوں کو تنگ کریں گے۔

اُستاد کو اپنی ہدایات میں درج ذیل دو باتیں شامل کرنا ہوں گی تاکہ طلبہ زیادہ آزادی سے کام کر سکیں:

۱۔ جو طلبہ دوسروں سے پہلے دیئے ہوئے کام کو مکمل کر لیں ان کے لیے اضافی سرگرمیاں مخصوص ہونی چاہئیں۔

۲۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ دیے ہوئے کام کو کب چیک کیا جائے گا۔

اگر طلبہ کو یہ معلوم ہوگا تو وہ دیئے ہوئے کام کو مکمل کرنے کے فوراً بعد اُستاد کے پاس نہیں جائیں گے۔ تو وہ اپنے ساتھیوں کو تنگ نہیں کریں گے بلکہ اضافی سرگرمیوں میں مصروف ہو جائیں گے۔

درج ذیل طریقے سے ہدایات دی جا سکتی ہیں:

* طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ **کیا** کریں۔
* انہیں بتایا جائے یا دکھایا جائے کہ وہ اس کام کو **کیسے** کریں۔
* انہیں جگہ بتائی جائے کہ وہ یہ کام **کہاں** کریں۔
* انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ وہ دیے ہوئے کام کو **کرنے کے بعد** کیا کریں۔
* انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ آپ ان کے کام کو **کب** چیک کریں گے۔

یہ جاننا کہ بچوں نے ہدایات کو سمجھ لیا ہے

عموماً بچوں کو معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اُستاد کی طرف سے ہدایات ملنے کے بعد انہیں فوری طور پر کیا کرنا ہے اس کی کوئی ایک یا بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔

۱۔ بہت سے طلبہ کی سننے کی مہارت کمزور ہوتی ہے: اکثر اساتذہ "ہدایات" دینے کے بعد چیک نہیں کرتے کہ ان پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ بہت کم اساتذہ یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے طلبہ اسی طرح کر رہے ہیں جیسا کہ انہیں کہا گیا تھا۔ مثلاً طلبہ نے ہاتھ باندھے ہیں جب انہیں ایسا کرنے کو کہا گیا تھا۔ جب طلبہ کو خاص سرگرمیوں کے بارے ہدایات دی جاتی ہیں تو اکثر یہ جاننے کی کوشش نہیں کی جاتی کہ ان ہدایات کو پوری طرح سمجھا بھی گیا ہے۔ یہ سوال کہ "کیا آپ نے سمجھ لیا ہے؟" جاننے کا کوئی مناسب طریقہ نہیں ہے کیونکہ طلبہ یہ ہدایات نہ سمجھنے کی صورت میں بھی "ہاں" کہیں گے۔

۲۔ جب اُستاد اپنی ہدایات کے بارے طلبہ سے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتا کہ انہوں نے اسے سمجھا ہے یا نہیں تو طلبہ اس سے یہ سیکھتے ہیں کہ ہدایات اور احکامات سننے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ اُستاد اکثر اپنی ہدایات اور احکامات مناسب طریقے سے نہیں دیتا۔ وہ طلبہ کی سطح کے مطابق زبان استعمال نہیں کرتا۔ وہ عمل کر کے نہیں بتاتا یا ٹھیک طرح عمل نہیں کرتا۔

۴۔ طلبہ کی جانب سے بہت کم توجہ دینا۔

ہدایات دیتے وقت طلبہ سے یہ جاننا کہ انہوں نے سمجھ لیا ہے بہت اہم ہے۔ اس عمل سے بچوں میں غور سے سننے کی عادت پختہ ہو سکتی ہے۔ اُستاد ایسے اہم سوال پوچھ سکتا ہے جس سے تمام بچے یہ جان سکیں گے کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔

ہدایات کے بارے طلبہ سے جاننا اس لیے بھی ضروری ہو سکتا ہے کہ ہدایات بچوں کے لیے نئی ہو سکتی ہیں۔ انہیں ہدایات کے نئے انداز کا عادی ہونے میں کافی وقت لگتا ہے۔ اس لیے اُستاد کی طرف سے اسکے بارے میں سوالات سے بہت مدد ملتی ہے اور ان میں غور سے سننے کی عادت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر ایسے سوالات مدد دیتے ہیں جن کے جواب میں صرف ہاں / نہیں کہنا ہو۔ جب بچے اس طرح کے سوالات کے عادی ہو جائیں تو ان سے ہدایات کے بعد یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کیا سمجھا ہے اور انہوں نے کیا کرنا ہے۔

گروپ ۲

میں پسند کروں گا کہ آپ اپنی کاپیوں میں
صفحہ ۳۵ کے سوالات حل کریں۔
آپ کا کام کل چیک کیا جائے گا اس لیے
اپنا کام میرے پاس مت لائیں۔
جب آپ اپنے سوالات حل کر لیں تو
آپ ریاضی کے کھیل کھیل سکتے ہیں

پوچھیں

آپ کس صفحے کے سوالات کریں گے؟
آپ سوالات کہاں کریں گے؟
آپ کا کام کب چیک کیا جائے گا

پوچھیں

جب آپ صفحہ ۳۶ کے سوالات مکمل
کر لیں تو آپ کیا کریں گے



ہدایات کے بارے میں طلبہ کی رائے معلوم کرنا اُستاد کے لیے بہت فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُستاد کتنی اچھی ہدایات دے سکتا ہے۔

نوٹ

۱۔ جب اُستاد کلاس روم میں باقاعدہ طریقہ کار قائم کر رہا ہوتا ہے۔ وہ مختلف گروپ قائم کرتا ہے تو اس وقت بہت ضروری ہوتا ہے کہ ہدایات دینے کے بعد بچوں سے یہ معلوم کیا جائے کہ انہوں نے واقعی یہ سمجھ لیا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ سال کے شروع میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ گروپ بنائے جائیں۔ انہیں بتایا جائے کہ انہوں نے کہاں بیٹھنا ہے اور کیا کام کرنا ہے۔ اپنی کاپیوں میں کیا کرنا ہے۔

جانچنا اور جائزہ لینا

سیکھنے کے مقاصد

یہ باب اسی تصور اور ضرورت پر بحث کرتا ہے کہ کمرۂ جماعت میں مسلسل جانچنے کا عمل جاری رکھا جائے۔ یہ عمل مقررہ مدت کے بعد کے امتحانات سے کیسے مختلف ہے اور طلبہ کی کامیابیوں کے بارے میں کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

جانچنا اور جائزہ لینا

طلبہ کی تعلیمی کامیابیوں اور کارکردگی جانچنے کے لیے اور ان کا جائزہ لینے کے لیے کون سا طریقہ کار مفید ہے اس کے بارے میں ماہرینِ تعلیم اور اساتذہ کے مابین بحث اب تک جاری ہے۔ اساتذہ روایتی طور پر سال کے دوران طلبہ کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مقررہ مدت کے بعد اور سال کے آخر میں ہونے والے امتحانات کے نتائج پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جدید ماہرینِ تعلیم کمرۂ جماعت میں مسلسل جانچنے اور جائزے کے استعمال کی حمایت کرتے ہیں۔ جانچ کے ان دونوں طریقوں کی کیا اچھائیاں اور برائیاں ہیں ہم انہیں مزید تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

اہلیت کا کم از کم معیار

اس سے پہلے کہ ہم جانچنے اور جائزہ لینے کے طریقوں پر بحث کریں۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اہلیت کا وہ کم از کم معیار کیا ہے جس کی طلبہ سے توقع کی جاتی ہے اور ہم اس کم از کم معیار سے کیا مطلب لیتے ہیں۔

مختلف مراحل میں نصاب کے مختلف مضامین اور موضوعات میں سیکھنے کے متوقع نتائج کی فہرست بنائی جاتی ہے۔ اس فہرست کو اہلیت کا کم از کم معیار گردانا جاتا ہے۔ یہ کم از کم معیار ہر گریڈ اور ہر مضمون کے لیے طے کیا جاتا ہے مختلف مضامین کے لیے راہنمائے

اساتذہ میں اہلیت کے کم از کم معیار مقاصد کی صورت میں طے ہوتے ہیں۔ یہ مقاصد طلبہ کی کامیابی کی سطح کا تعین کرنے کے لیے پیمانے کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔

جائزہ لینا/ٹیسٹ لینا

اُستاد چاہے جانچنے کا کوئی بھی طریقہ استعمال کرے طلبہ سے کسی نہ کسی صورت میں ٹیسٹ ضرور لیا جاتا ہے۔ ٹیسٹ لیتے وقت اساتذہ فرض کر لیتے ہیں کہ جس مضمون کا ٹیسٹ لیا جا رہا ہے بچے اس مضمون میں اہلیت کا کم از کم معیار رکھتے ہیں۔ ٹیسٹ کے طریقوں کو بنانے اور ٹیسٹ لینے کے عمل کے بارے میں مختلف اساتذہ مختلف نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔

ملٹی گریڈ اُستاد کے پاس ایسے کئی طریقہ کار ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ تدریسی عمل کے علاوہ جائزہ لینے اور جانچنے کے عمل کو دلچسپ بنا سکتا ہے۔ مثلاً اگر اُستاد چاہے کہ بچہ کسی جانور پر مضمون لکھے تو امتحان یا ٹیسٹ لیتے ہوئے جانور کا نام لکھنے کے بجائے اُس کی تصویر دے کر کہے کہ اس تصویر کو دیکھتے ہوئے اس کے بارے میں دس جملے لکھیں یا تصویروں کو دیکھ کر کہانی بنائیں۔ ایک کہانی میں مختلف تصاویر بنا کر واحد جمع، الفاظ متضاد وغیرہ بھی لکھوائے جا سکتے ہیں۔

جو اُستاد مقررہ مدت کے بعد اور سال کے اختتام پر امتحانی نظام کا طریقہ کار استعمال کرتے ہیں وہ نصابی کتابوں کے مواد سے اپنے سوالات تیار کرتے ہیں۔ طلبہ سے اکثر ایسے سوالات پوچھے جاتے ہیں جو لمبے مضمون کی شکل میں دینے ہوتے ہیں۔ اس میں وہ گرائمر اور ہجوں کی غلطیاں کرتے ہیں جن سے استاد نمبر کاٹ لیتے ہیں۔ یا وہ ٹیسٹ کی زبان میں بہت واضح اور روانی سے نہیں لکھ سکتے اگر وہ ان کی مادری زبان نہ ہو (جیسا کہ صوبہ پنجاب کے اکثر طالب علموں کے ساتھ ہوتا ہے)۔ اس نظام کے مخالفین کی رائے ہے کہ اس سے طلباء کی کامیابیوں کو صحیح طرح نہیں جانچا جا سکتا۔ یہ صرف رٹے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے یا طلبہ کی یادداشت کی قابلیت کو ٹیسٹ کرتا ہے۔

10. لکھیں

347 = ☐ + ☐ + ☐

492 = ☐ + ☐ + ☐

11. بتائیں $\frac{1}{4}$ ☐

بتائیں $\frac{1}{2}$ △

12. |————| = ☐ cm.

13. سلیمان کے پاس ۹ سیب ہیں۔ عائشہ اُسے مزید ۳۸ سیب دے دیتی ہے۔ اس کے پاس اب کتنے سیب ہیں؟

دوسری طرف جدید ماہرین تعلیم کا خیال ہے کہ کلاس کا اُستاد مقررہ مدت یعنی سال کے اختتام پر طلباء کا ٹیسٹ لینے کی بجائے

پڑھائے گئے اسباق کا فوری ٹیسٹ لے اور ان ٹیسٹوں کے انتظام اور مشاہدات کے ذریعے اپنے طلبہ کی پیش رفت کو مسلسل جانچنے اور جائزہ لینے کا عمل جاری رکھے۔

مسلسل جانچنے کا عمل اُستاد پر ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ اپنے طلبہ کی پیش رفت کا اندازہ کرنے کے قابل ہو اور ایسی تجاویز دینے کے قابل ہو جس سے پڑھائی میں کمزور طلبہ اپنے ساتھیوں کی اہلیت کے مساوی اہلیت کے حامل بن سکیں۔ یہ طریقہ کار اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ تمام طلبہ تمام مضامین اور موضوعات میں اہلیت کی ایک سطح سے یا ایک رفتار سے نہیں سیکھتے۔ اس طریقے سے بلاشبہ اُستاد کی ذمہ داری میں اضافہ ہوتا ہے کہ وہ خیال رکھے کہ اس کے طلبہ نے وہ سیکھا ہے جو انہیں پڑھایا گیا ہے۔

ماہرین تعلیم کا ایک تیسرا گروپ، جس نے امتحانی سوالوں کے اچھے اور بُرے پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی ہے، تجویز کرتا ہے کہ ایسے سوالات پوچھے جائیں جن کے کئی جوابات ممکن ہوں۔ ان کی دلیل ہے کہ صحیح جواب کا انتخاب کرنے کے لیے طلباء کے لیے لازمی ہوگا کہ انہیں مضمون کا پوری طرح علم ہو۔ وہ یہ بھی دلیل دیتے ہیں کہ پوچھے گئے سوالوں کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے جس سے طلباء کے لیے اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ محض اندازہ لگا سکیں۔

ملٹی گریڈ طریقۂ تدریس میں بھی جانچنے کے عمل کا ایک معیار مقرر ہے۔ سال کے اختتام پر امتحان لینے کا وہی طریقہ کار ہے جو کہ رسمی طریقۂ تدریس میں دیا گیا ہے۔ ہر کلاس کے بچوں کے لیے لازم ہے کہ بچے اُس معیار پر پورا اتریں جو کہ ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

گروپس میں بچوں کا کام

اُستاد کو دو گریڈوں کے لیے ٹیسٹ لینے کا طریقہ بتانا پڑے گا۔ خاص طور پر زبانی سوالات سننے اور لکھنے اور املاء کے لیے کوئی طریقہ کار وضع کرنا پڑے گا۔

سال کے وسط میں لیا گیا ٹیسٹ ذرا مختلف ہوگا۔ اس کا دارومدار پہلی تین سہ ماہیوں کے لیے پڑھائے گئے موضوعات پر ہے۔ مثال کے طور پر معاشرتی علوم کے ہر موضوع کا دس فیصد شامل کیا جاسکتا ہے (تین موضوعات۔ تیس فی صد) اسی طرح مختلف موضوعات کے بارے میں باآسانی طے کیا جاسکتا ہے کہ سال کے وسط میں ان کا کتنا حصہ شامل کیا جائے۔

ملٹی گریڈ کلاسوں کے لیے جائزے کا روایتی طریقہ یعنی سنگل گریڈ سے ملتا جلتا ہے۔ تاہم ملٹی گریڈ تدریسی مہارتیں استعمال کرنے والے اُستاد کے لیے مسلسل جائزہ آسان ہے۔ چونکہ طلبہ اُستاد کے قائم کیے گئے قابلیت کے گروپوں میں زیادہ کام کرتے ہیں جس سے ان کے اور اُستاد کے درمیان زیادہ انفرادی رابطہ قائم ہوجاتا ہے۔ اس لیے اُستاد ہر بچے کی کارکردگی سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

جب سال کے وسط اور سال کے آخر میں روایتی جائزے کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں اُستاد کو سوالوں کا وہ طریقہ کار استعمال کرنا چاہیے جو پورے سال میں استعمال ہوتا رہا ہو۔ اگر بچے طریقہ کار کے استعمال سے آگاہ ہوں تو ان کے لیے ٹیسٹ دینا آسان ہوگا اور وہ زیادہ درست جواب دے سکیں گے۔ امتحانات سے فوری پہلے نئے طریقہ کار کو متعارف نہیں کروانا چاہیے۔

غور و خوض کے لیے سوالات

۱. کسی مضمون میں اہلیت کے کم از کم معیار سے کیا مراد ہے ؟

۲. طلبہ کی کامیابیوں کی سطح جانچنے کے لیے ٹیسٹ لینے کے جو مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں ان کی اچھائیوں اور برائیوں پر بحث کریں.